

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 2 اکتوبر 2003ء بمطابق 5

شعبان 1424 ہجری صبح دس بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتْرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ  
عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا  
الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاَعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنََهُمْ لِلّٰهِ فَاُوْلٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَسَوْفَ يُؤْتِ  
اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعٰدٰيِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ شٰكِرًا  
عَلِيْمًا - صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ -

(ترجمہ): ترجمہ:- اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر  
خدا کا صریح الزام لو۔ کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے۔ اور تم ان  
کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے۔ ہاں جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور خدا کی رسی کو مضبوط پکڑا اور  
خاص خدا کے فرمانبردار ہو گئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہونگے اور خدا عنقریب مومنوں کو بڑا  
اجر دیگا۔ اگر تم خدا کے شکر گزار ہو اور اس پر ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کریگا اور خدا تو قدر  
شناس اور داناس ہے۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! اجازت دے؟

جناب سپیکر: جناب انور کمال خان صاحب!

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! جیسے کہ آپ کو معلوم کہ ہمارے ایک سابق رکن اسمبلی ارباب سیف الرحمن خان جو ہماری اس اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر بھی رہ چکے ہیں وہ کل وفات پا گئے ہیں اور آج گیارہ بجے ان کا جنازہ ہے اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو یہ کارروائی اگر گیارہ بجے کے بعد شروع کریں تاکہ ہم بھی جنازہ وغیرہ Attend کریں۔ اور اس کے بعد جو بھی بقایا کارروائی ہو تو وہ آپ بریک ٹیچ میں سے ختم کر کے بقایا کارروائی بعد میں کروادیں تاکہ وہ اراکین اسمبلی جو اس جنازے میں شرکت کے لئے جانا چاہے تو وہ جا کر شرکت کر سکیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قابل احترام سپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی! میں انور کمال خان کی تجویز کی تائید کرتا ہوں اور سابق ڈپٹی سپیکر کی جمہوریت کے لئے بڑی خدمات ہیں اور اس اسمبلی کے لئے ان کا ایک طویل سیاسی کیریئر ہے چونکہ وہ ڈپٹی سپیکر بھی رہ چکے ہیں، اس لحاظ سے ہم چاہیں گے کہ جنازہ میں شرکت بھی ہو اور بے شک آپ وقفہ کر لیں۔ اور جنازے کے بعد ہم بارہ بجے کے بعد بھی اس اجلاس کو چلا سکتے ہیں۔ فی الوقت ہم چاہیں گے کہ اولین فرصت میں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مٹھر شاہ صاحب سے درخواست ہے۔

جناب قلب حسن: مولانا مجاہد صاحب تہ ریکوسٹ بہ اوکرو چچی دعا اوکری او د دپی نہ بعد بہ پروگرام بس Delay وی۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔  
(اس مرحلہ پر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما دا ریکویسٹ دے۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان،

جناب عبدالاکبر خان: چچی دا کوم Tea break دے هغه به Suspend کری او دا کوم تائم چچی تاسو دغه کرو نو که ستاسو خوبنه وی نو نو دغه Tea break چچی Suspend کرو، بیا د هغی نه پس چچی کله کارروائی شروع کوی که باره بجے شروع کوی که هر شو بجے ئے شروع کوی نو هغه به Continue پاتے شی۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔ The House is adjourned and In Shah Allah we will meet again at 12.00 (Noon)

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دن باره بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، بخت جهان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! اگرچہ ٹریژری منیجر پر کوئی نہیں ہے لیکن یہ آپ کے علم میں ہوگا کہ "جیو" پر اب ایک نیوز آرہی ہے القاعدہ کے حوالے سے کہ القاعدہ کے خلاف آپریشن جاری ہے اور آئی ایس پی آر کے جو ترجمان ہیں جناب سپیکر، وہ کہتے ہیں کہ پراونشل گورنمنٹ کو ہم نے اعتماد میں لیا ہے، پولیٹیکل حکام ہمارے ساتھ ہیں۔ اس بحث کے اگر آپ پس منظر میں جائیں تو چند دن پہلے اس ایوان میں اس پر بحث ہو چکی ہے اور اس حوالے سے میں اور انور کمال خان ایک ایڈ جرنٹ موشن بھی لائے ہیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ صوبائی حکومت اپنے Stands کو واضح کرے کہ آیا وہ اب بھی یہ کہتی ہے کہ ہمیں علم نہیں ہے اور اگر ان کو علم ہے تو وہ کونسی Terms and conditions ہیں جن پر نینسی پاول آتی ہیں اور تیس کروڑ ڈالر کا اعلان کرتی ہیں اور اس کے بعد کل جو چیز غلط تھی آج وہ صحیح ہوگئی ہے اور ٹریژری منیجر خاموش ہیں۔ میرے خیال میں جناب سپیکر اس پر بحث ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جب وہ آجائیں گے تو ان شاء اللہ ان سے پوچھیں گے، ٹریژری منیجر سے پوچھیں گے۔

(تہقہہ)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 3 جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں: اسمائے گرامی ہیں جناب حفیظ اللہ علیزئی صاحب، ایم پی اے آج

اور کل کے لئے، جناب افتخار احمد خان جھگڑا صاحب، ایم پی اے آج اور کل کے لئے، جناب مولانا فضل علی صاحب (وزیر تعلیم) آج اور کل کے لئے جناب فضل ربانی (وزیر خوراک) آج اور کل کے لئے، جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی صاحب، ایم پی اے آج اور کل کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! کورم پورہ نہ دے۔

(شور)

جناب بشیر احمد بلور: دا او گورئی جی۔ دوئی سرہ خوز مونبر دغہ شوئی دے چہ مونبر د کورم دغہ بہ نہ کوؤ چہ دوئی کلہ نہ وی نو مونبرہ بہ ہم بیا تپوس نہ کوؤ۔ دا مونبر رو تین داسی ساتلے دے او ز مونبر تاسو سرہ دا فیصلہ دہ او تاسو دا فیصلہ مونبرہ سرہ منلی دہ نوزہ خواست کوم دے تریژری بینچز تہ چہ داسی د نہ کوی بدہ خبرہ دہ۔

جناب انور کمال خان: دا صاحب مخکبہ ہی ہم ستاسو ہدایات وو۔ زما خیال دے چہ اپوزیشن خو کافی تعداد کبہی ناست دے خودا تریژری بینچز کار دے چہ دوئی دا و کم از کم کیبنت منسٹرز لہ خو پکار دی چہ ہغوہی ناست وی۔ نو کہ دوئی کورم نہ پورا کوی نو تاسو بہ بیا ورخ نیمہ اجلاس نور او رد وی۔

Mr. Speaker: The House is suspended only for five minutes.

(اس مرحلہ پر اجلاس پانچ منٹ کے لئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: السلام علیکم! جی قلندر خان لودھی صاحب!

جناب قلندر خان لودھی: جناب! میں شکریہ ادا کرتا ہوں موجودہ گورنمنٹ کا اور ساتھ سینئر منسٹر سراج الحق کا جو اموات ہوئی تھیں ان کے لئے پچاس ہزار روپے انہوں نے اعلان کیا تھا دینے کا، اور دوسری قسط بھی انہوں نے ریلیز کر دی ہے۔ میں ان کا مشکور ہوں اور ساتھ ہی ریکویسٹ کرتا ہوں آپ کی وساطت سے اور اسمبلی کے حوالے سے گورنمنٹ سے کہ ایک جگہ تو انہوں نے لاکھ، لاکھ روپیہ دینے کا اعلان کر دیا ہے

اور دوسری جانب جب دوسرے دن نولوگ مر گئے ہیں تو ان کی طرف گورنمنٹ بالکل خاموش ہے۔ ان سے میری ریکوسٹ ہے کہ وہاں بھی مساوات کا معاملہ کریں تاکہ ہم پھر ان کا دوبارہ شکریہ ادا کر سکیں۔

جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ پہلے اپنے سیٹ پر چلے جائیں پھر بات کریں۔ نثار صفدر جدون صاحب۔ (تہقہہ)  
جناب نثار صفدر خان: جناب سپیکر صاحب! میں نے کال اٹشن بھی اسی بات پر جمع کرائی تھی، سینئر منسٹر صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی انہوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ فلور پر بات کریں ان شاء اللہ میں کچھ نہ کچھ اعلان کرونگا۔ لہذا میری استدعا ہے جی کہ سینئر منسٹر صاحب ان غریب لوگوں کے لئے جو حادثے میں شہید ہوئے ہیں اور جو زخمی ہیں انکی امداد کے لئے کچھ اعلان کریں۔

جناب سپیکر: سراج الحق صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! میں بھی محترم منسٹر صاحب سے یہی گزارش کرونگا کہ ڈسٹرکٹ ہنگو میں ---

جناب سپیکر: قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب! آپ ویسے کھڑے ہیں اگر میں کہوں یا کہوں تو مطلب ہے کہ فلور آپ نے لے لیا ہے۔

(تہقہہ)

قاری محمد عبداللہ: بڑی مہربانی۔ آپکی مہربانی کا شکریہ۔ جو دو لوگ سانحات میں قتل ہوئے ہیں ڈسٹرکٹ ہنگو کے، ڈرائیور اور ایک کنڈیکٹر، ان کے لئے بھی گرانٹ کا اعلان اگر فرمادیں تو مہربانی ہوگی۔  
جناب سپیکر: کوئی اور نہیں ہے۔ جناب سراج الحق صاحب! اسرار خان گنڈاپور صاحب نے بھی القاعدہ کے حوالے سے بات کی تھی تو وہ اگر مطلب ہے کہ ---

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہوگا ابھی "جیو" پر اہم ترین نیوز چل رہی تھی کہ جنوبی وزیرستان میں القاعدہ کے خلاف آپریشن پھر شروع ہے۔ نیچے آئی ایس پی آر کے ترجمان شوکت سلطان کی طرف سے یہ بیان آرہا تھا کہ پولیٹیکل حکام اور صوبائی حکومت کو ہم نے اس آپریشن کے حوالے سے اعتماد میں لیا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا جناب سپیکر، کہ اس حوالے سے میں

نے اور انور کمال خان نے اکھٹی ایک ایڈجرمنٹ موشن بھی پیش کی ہے۔ جس میں ہم بھی پوچھنا چاہتے تھے کہ کل تو صوبائی حکومت کا موقف تھا یا یہاں اسمبلی سے جو Consensus developed ہوا تھا کہ ہم اس کی مزاحمت کرتے ہیں، اچانک ہی چند دنوں میں پھر ظفر اعظم صاحب کا بیان آیا کہ کوئی آپریشن نہیں ہے۔ اس کے بعد آپریشن ابھی پھر چالو ہو گیا ہے تو اس کے متعلق بحث کی جائے اور ہمیں بتایا جائے کہ نینسی پاؤل آتی ہیں، تیس کروڑ ڈالر کا وہ اعلان کرتی ہیں۔ کل اگر ایک چیز غلط تھی تو آج بھی غلط ہے، اچانک اس میں کیا ترمیمات آگئیں کہ صوبائی حکومت بھی Confidence میں ہے اور ہر طرف سے خاموشی ہے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب! محترم بھائی اسرار اللہ گنڈاپور نے جس مسئلے پر بات رکھی ہے اس سے پہلے ترتیب کیساتھ ہمارے دو ممبران اسمبلی نے اپنے اپنے حلقوں میں مختلف سانحوں کے حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تین ممبران اسمبلی نے،

سینیئر وزیر: تین ممبران اسمبلی نے بات رکھی ہے اور یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی کے جو ممبران ہیں، ان کا اپنے علاقے کے عوام کیساتھ ایک رابطہ بھی ہے، ان کے دکھ اور درد میں شریک بھی ہیں اور بڑی دلیری اور بے باکی کیساتھ اپنی بات اسمبلی کے فلور پر رکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان تینوں ممبران نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے، انہوں نے بات صوبائی حکومت کو پہنچائی ہے۔ عبد اللہ بنگش نے تو میرے خیال میں دوسری بار اسمبلی میں بات رکھی۔ جبکہ نثار صاحب نے بھی بات رکھی ہے تو اللہ معاف کرے روز ہمارے صوبہ سرحد میں، چونکہ ایک کروڑ 75 لاکھ کی آبادی ہے اور 24 اضلاع پر مشتمل ہے، تو کوئی نہ کوئی واقعہ ضرور ہو جاتا ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ٹریفک کی صورت حال بہتر ہوتا کہ ایکسپریس نہ ہوں۔ امن و امان کی صورت حال بہتر ہوتا کہ کوئی بے گناہ قتل نہ ہو اور علاقوں کے اندر ہم نے جو پالیسی اختیار کی ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ جرگہ سسٹم کو فروغ دیدیں۔ یہ ہمارے پختون کلچر اور روایات کا ایک دیرینہ اور موثر ادارہ ہے تاکہ اس کے نتیجے میں سپیکر صاحب، ہمارے درمیان جو چھوٹے بڑے جھگڑے

ہیں، وہ ختم ہوں لیکن اس کے باوجود بھی پرانی دشمنوں کی بنیاد پر واقعات ہو جاتے ہیں اور اس طرح کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں ٹریفک کی وجہ سے، گزشتہ مہینے بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید ہمارے ڈرائیورز اتنے تربیت یافتہ نہیں ہیں اور بہت سے لوگوں کو، ابھی ہم نے اس کا تدارک کیا ہے لیکن میرے علم میں آیا ہے کہ لوگ لائسنس پہلے لے لیتے ہیں اور ٹریننگ بعد میں کرتے ہیں۔ اب ہماری یہ کوشش ہے کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے کہا ہے کہ کم از کم اب یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیئے۔ بہر حال دونوں واقعات کا ہم جائزہ لیتے ہیں اور صوبائی حکومت کی طرف سے جو ممکن تعاون ہو گا ان شاء اللہ ہم وہ کریں گے اور جہاں تک اسرار اللہ گنڈاپور کی بات ہے، اسرار اللہ صاحب کو معلوم ہے کہ ہمارا نہیں بلکہ پوری قوم کا، صوبہ سرحد کے عوام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں کوئی بھی اس طرح کا آپریشن جس میں ہماری حکومت اور اس ملک اور قوم کے مفاد کی بجائے باہر کے اشاروں پر آپریشن ہو رہا ہو تو اس کو ہماری قوم نے، ہمارے ملک کے عوام اور ہماری حکومت نے ہمیشہ ناپسند کیا ہے اور خود صوبہ سرحد کی اسمبلی نے اس بار اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس ملک میں کئی طرح کی حکومتیں قائم ہیں، فرشتوں کی علیحدہ حکومت ہے اور عوام کی علیحدہ ہے اور کبھی ایک مؤثر ہوتی ہے اور کبھی دوسری مؤثر ہوتی ہے لیکن جوں جوں یہاں جمہوریت پروان چڑھتی ہے تو وہ حکومت جو کہ عوام کی منتخب کردہ ہے، اس کو استحکام آہستہ آہستہ مل رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ طویل عرصے تک یہاں جو پالیسی اپنائی گئی ہے، جس کا بنیادی محور شاید مجبوریوں کی بنیاد پر، اپنے ملکی مفادات کی بجائے باہر کے مفادات پر چھپن سالوں سے چلا آ رہا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ علاقائی اور قومی جھگڑوں میں اضافہ ہوا ہے، اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے جو بات رکھی ہے، اس طرح تمام آپریشنز کے بارے میں ایک بار پھر اصولی موقف کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں چونکہ اپنی عدالتیں موجود ہیں، یہاں صوبہ سرحد حکومت کے اپنے ادارے موجود ہیں جو کوئی بھی شکایت رکھتا ہو وہ صوبائی حکومت کے علم میں لائے اور جو کوئی اگر مجرم ہے تو اسے ہماری عدالتوں میں پیش کرے جہاں تک قبائلی علاقوں کی بات ہے تو قبائلی علاقوں میں آپ تو جانتے ہیں کہ وہ فانا ہے، مرکز ہی سے اس کا Direct تعلق ہے اور گزشتہ دنوں بھی ایک دوپوائنٹس پر اس طرح کی کارروائیاں شروع کی گئیں جو بالکل چند ہی دنوں میں بین الاقوامی میڈیا

کے لئے وہ مراکز بن گئیں لیکن اللہ کا احسان ہے کہ وہ ایشود و بارہ ٹھنڈا ہو گیا ہے اور اب وہ چیز تھم گئی ہے۔ اب بھی ہم یہی سمجھتے ہیں کہ قبائلی علاقہ ہے، ہمارے صوبہ سرحد کے عوام بالکل پرامن ہیں۔ یہاں باہر کے لوگ بالکل نہیں ہیں، اور یہاں ایک ایسی صورت حال ہے کہ سارے لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور خواہ مخواہ ایسی Situation پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ علاقہ بین الاقوامی سازشوں کا مرکز بن جائے۔ ہم اپنے صوبے کے لئے امن چاہتے ہیں اور ہم خود اپنے معاملات کو چلانا اور نمٹانا چاہتے ہیں اور ہمارے عوام کو یہ شعور ضرور ہے کہ کیا چیز ہمارے لئے خیر کی ہے اور کیا چیز ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔ والسلام۔

Mr. Speaker: Question Hour.

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! ایک بات میں کہنا چاہوں گا جناب سپیکر! یہ جو انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ اس میں چونکہ فاٹا کا حصہ ہے، فاٹا جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں تو سیکرٹری ہوم کے نیچے آتا ہے اور سیکرٹری ہوم جو ہوتا ہے وہ پراونشل گورنمنٹ کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور As such ایسی کوئی Bifurcation نہیں ہے کہ یہ علاقہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ اگرچہ وہاں پر Reference Zone کے طریقے سے Administration چلائی جاتی ہے جہاں پر گورنر زیادہ تر Directives issue کرتا ہے لیکن Provincial Government اس کا حصہ ہوتی ہے اور اس کے ساتھ جناب سپیکر، یہ اخبار میں '5 ستمبر، کی خبر بھی آئی ہے۔ "صوبائی حکومت کی طرف سے القاعدہ ارکان اور طالبان کی تلاش کے سلسلے میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی۔" یہ صوبائی حکومت ہے اور یہی ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب تھے جو فیصل صالح حیات سے ملے تھے، اس کے بدلے میں وہ بنوں کے لئے کیا لے کر آئے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ بنوں کے جو نمائندگان ہیں، جیسے کل وہ گئے تھے تو مہربانی کریں آج بھی۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بس جی، حکومت نے اس پہ بات کی ہے۔ اب کون سپنر آور۔ سوال نمبر 385 جناب پیر محمد خان صاحب۔

\* 385 \_ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔



(الف) آیا یہ درست ہے کہ قانون کے مطابق حکومت کی طرف سے کسی سے قبضہ کی گئی گاڑی کو کسی پرائیویٹ شخص کو سپرداری پر نہیں دیا جاسکتا ہے؛  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو۔  
 1- تاحال محکمہ پولیس اور ایکسائز نے مذکورہ کتنی گاڑیاں کن کن لوگوں سے کب قبضہ کی ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

2- مذکورہ گاڑیاں اب کن کن افراد کے پاس ہیں؟  
 جناب اکرم خان درانی (وزیر اعلیٰ): (الف) پولیس کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ کسی شخص کو گاڑی سپرداری پر دے دے۔

(ب) محکمہ پولیس نے جو گاڑیاں قبضہ میں لے لی ہیں انکی تفصیل ہمراہ لف ہے۔  
 (ج) منسلک فہرست سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب پیر محمد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب سوال نمبر 385۔۔۔۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب! د دے نہ روستو انشاء اللہ۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! د سوال دا جواب خودیر اور د دے او سوال دیر اہم دے خکھ چے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سوال چے وی، د ہغے جواب لنہ کیدے شی؟

جناب پیر محمد خان: نہ ہغہ لنہ خکھ نہ شی کیدے چے پہ دے صوبہ کبنے پہ لا کھونو یا پہ کرو پرو نو روپے ضائع کیبری، خرد برد کیبری، زہ د ہغوی د واپسی او خزانے کبنے د جمع کولو او دے صوبہ تہ د فائدے د پارہ خبرہ کوم نو پکار دا دہ چے د ہغے جواب ہم صحیح راشی او پکار دا دہ چے پہ دے باندے حکومت غور او کبری او کمیٹی تا لارشی۔ زما خیال دا دے چے دا سوال دومرہ اہم دے چے دلته کبنے دوئی چے کوم جوابونہ راکری وو، اکثر پکبنے زما دکم علمئی مطابق دیرے غلطی دی یعنی دوئی پکبنے دیر دغہ ایبنودلے دی چے دا گادی Return شو۔ دا Return بہ اوس چیک کول غواری چے Return شوے دی کہ نہ

دی؟ مالکانو تا ملاؤ شوې دی که نه دی؟ ډیر گاډی پکښې داسې دی چې دوی پکښې په سپرداری کښې څه پینځه شپږ گاډی بنودلے دی، نو هغه به هم چیک کول غواړې۔ ډیرے تھانرے داسې دی چې هغوې، دوی وائی چې مونږ سره لکه په پینور سٹیشن کښې دومره گاډی دی، فلانکی کښې، دا به چیک کول غواړی چې په دې سٹیشن کښې دا گاډی واقعی شته، که نه دا چرته کښې په خلقو تقسیم دی؟ نو د دې د پاره دا ځکه وایم چې دا سوال کمیټی ته حواله شی چې د دې باقاعده چیکنگ اوشی۔ ډیرو خلقو نه دلته گاډی نیسی، زما نه په لاره کښې گاډی اونیسی بیا ئے یو سی خپل چا ته یا بچو ته ئے حواله کړی، څوک پکښې سکول ته ځی، څوک پکښې یو ځائے ته بل ځائے ته، مالک غریب دغسې گرځی ما پخپله پخپل وزارت کښې د پنجاب نه یو گاډی د ډیر یو گاډے وو خواوچ زور د پنجاب د وزیر اعلیٰ صاحب سره مے رابطہ اوکړه په زور مے واپس کړے وو، نو داسې پکښې کیږی په دې دغه کښې۔ ځکه زه وایم چې دا د کمیټی تا حواله کړئ او دا د صوبے مفادو کښې ده۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اجازت به وی؟

جناب سپیکر: جی سپلنټری؟

جناب انور کمال خان: جی سپلیمنټری دے جی۔

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: عرض دا دے سپیکر صاحب، چې دا څنگه چې پیر محمد خان خبره اوکړه، مونږه د دوی دا کوئسچن هم وئیلے دے او دهغوې هغه جواب هم مخے ته راغلې دے۔ اوس د دوی چې جوابات دی، حقیقت داسې دے چې دلته دیو خالی دے پشاور په حوالے سره دوی وائی چې مونږه سره On record داسې دی چې 73 گاډی دی چې هغه پولیس والو نیولی دی۔ هغه 73 کښې 72 گاډی دوی واپس دهغوې مالکانو ته حواله کړی دی۔ سوال دا پیدا کیږی او سپلیمنټری هم دے چې آخر دا پولیس یا دا ایکسائز ډیپارټمنټ چې دے 73 کښې 72 گاډی واپس مالکانو ته ورکوی نو آیا د دې نه دا نه ثابتیږی چې دا هسې غیر ضروری د خلقو د تنگولو باعث جوړیږی یو گاډی په دې ټول پشاور کښې دے پولیس

ستيشن ڪبني وائي ولاړ دے او 72 ټے مالڪانو ته ورکړے دی او 73 ټے ټوټل Impound کړی دی۔ This is question No. I Supplementary دويم دا دے چې دوئ په دې ټول لسټونو ڪبني په دې ټول صوبه سرحد ڪبني دے جواب په رو سره تقريباً پينځه سوؤ نه زيات ګاري نيولی شوې دی او چې کوم دوئ جواب ورکړے دے، هغوي جواب ڪبني دے وائي چې څلور ګاري د سي آئی اے په تحويل ڪبني دی چې هغوي ټے استعمالوي۔ او يو ګاري د يو سول جج په تحويل ڪبني دے په دې پينځو سوؤ او شپږو سوؤ ګارو ڪبني خالي پينځه ګاډي حواله شوی دی حالانکه د دې حقيقت نه هيڅ څوک انکار نه شی کولې چې سپرداری باندې دلته په سوؤنو ګاري اوس هم مختلف خلقو سره زير استعمال دی۔ نو دا غلط بياني نه د کار نه اخلي دا څه دا سے نه دے چې څه ډير لوءے 302 کيس دے چې دوئ د دې حقيقت نه چشم پوشی کوی چې دا ګاري د چا ته ورکړی دی۔ لهدا ځکه مونږه دا ضرورت شميرو چې دے ڪبني د ډيرے لوءے انکوائري ضرورت دے چې دا کوم جوابات دوئ ته موصول شوې دی، زما دا يقين دے چې 100% دا جوابات غلط دی۔ دا د کميټي ته حواله کړی چې هغوي دا انکوائري پڪبني او کړی څومره ګاري د ورکړی دی، څومره نيولی دی، څومره Condemn دی، ولې غلط بيانی کوئ؟ او ولې چې څومره د دې اسمبلی په فورم باندې په دې يو سوال باندې تقريباً دوی شپيته کاغذونه خراب کړی دی او شپيته تا په 124 ڪبني ضرب ورکړئ او دے وخت ته او گوري چې دوئ دوامه مونږ ته جوابونه هم غلط غلط را کوی نو سبا به مونږه د دوئ په محکمو باندې څه قسم اعتبار او کړو؟

جناب سپيکر: جی، جناب سراج الحق صاحب! ارشد خان صاحب!

جناب محمد ارشد خان: زه جی هم په دې باندې خبره کوم خو دا د دوئ جواب دوامه تفصيل ڪبني۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: سپليمنٽري۔

جناب محمد ارشد خان: که څو نو تا سو وایي چې د سوال هغه لږ لنډ دغه راشی نو۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: سپليمنٽري کوسچن۔

جناب محمد ارشد خان: پہ دھغی سوال باندی دے۔ دا چي کوم گاڙی دی جی دا بالکل 100% دوی دروغ وئیلے دی۔ دا کوم انفارمیشن ئے چي راکرے دے جی، دا بالکل غلط دے۔ پہ دے کبني تاسویو بله خبره نوٲ کړئ چي دا گاڙی کله نیولی شوی دی؟ بیا د هغی هغه نمبر ئے ورسره لگولې دی چي کوم د غلا نمبرے دے۔ لکه غل چي کله غلا اوکړی نو هغی باندې هم هغه خپل Original نمبرے نه لگوی۔ نو هغوې پسه به هغه سره څنگه راځی چي دچا گاڙی وی هغه باندې کوم خپل نمبر لگیدلے وی خو هغه به بل چا دنمبر وی۔ دا پرې د غل نمبر لگیدلې وی نو اول خود دوی نه څوک راځی نه۔ دغه گاڙی ٲول که په سپرداری باندې ورکړے شوې دی او په سپرداری باندې دوی څکه ځان سره ئے نه دی چي دا په سپرداری باندې دی، خو دیکبني دې قانونی دغه کبني جی زمونږ د Breach of privilege هم دے۔ تاسو په دې باندې یوولسمه صفحې باندې دا پینځویشتم دغه اوگورئ او بیا د دې سره زه وایمه چي دې ځل د دوی سره دا څوک چي مونږ له غلط جوابونه راکړی، دوی سره د دې لاندې “Breach of privilege to be an offence. A breach of privilege shall be an offence punishable in accordance with the provisions of Act as provided in column No. 3 of the schedule.” په شپاړسمه صفحه باندې اتم نمبر دغه دے “Presenting to the Assembly or a Committee any false, untrue, fabricated or falsified documents with intent to deceive the Assembly or, as the case may be, the Committee.” په دې کبني جی میاشت Imprisonment هم دے او ورسره Fine هم دے۔ پکار دے جی چي تاسو دا د چانه دا سوالونه کیږی چي هغی سوالونو سرے د دې دا څیزونه ورسره لیکئ چي تاسو بیاد سوالونو غلط جوابونه ورکړل نو تاسو ته به دغه Fine هم وی یعنی دا جرمانه به هم وصولی اوقید به هم وی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! دگاږو په باره کبني او بیا د پولیس د محکمے نه د جواب په باره کبني چي کوم د شک او د شبه اظہار اوشو، د دې په شا باندې یو نفسیاتی تاریخ دے او د هغی وجه دا ده چي د پولیس

په باره کښې د خلقو دا خیال دے چې که دوی دا مونځ هم کوی نو هغوی وائی چې نه دا به بیل مونځونه کوی۔ حال دا دے چې زه دا خبره Challenge کوم چې د پنجاب او د سنڌ د پولیس په مقابلہ کښې د صوبہ سرحد د پولیس رویہ د عوامو سره انتہائی ډیره زیاتہ بنہ دہ او د هغوی د Attitude په مقابلہ کښې د دوی Attitude ډیر زیات بنہ دے۔ او دا زمونږہ د خپل د دې پښتو د معاشرے یو کلچر دے چې مونږ یو بل پیژنو۔ که څوک تہانہ دار دے، کہ انسپکټر دے، کہ پولیس دے، نو هغه ظلم یا هغه زیاتے نہ شی کولې کوم ظلم چې په هغه معاشرہ کښې دے چې خلق ئے یو بل قبائلی او خاندانی لحاظ سره نہ پیژنی۔ پیر محمد خان صاحب، ارشد خان صاحب چې دا او وئیل چې دا جوابونه غلط دی یا تھیک دی نو یا خو داسې Specific خبره چې بهی دا پانچ گاږی دی، په فلانی ځائے کښې دوی وئیلے دی، دا پنځہ نہ دی، ماشمار کرل، دا دوه دی نو بیا خو د پولیس د دې محکمے دا جواب غلط دے۔ خو کہ صرف د شک په بنیاد باندې چې دا ټول سو فیصد لکه انور کمال خان صاحب چې او فرمائیل چې دا سو فیصد غلط دی، نو سو فیصد کہ چرته دا غلط ثابت شی نو بیا خو دا یو ډیر لوئے جرم دے او یقیناً د دې ډیره لویہ سزا پکار دہ۔ خو زما د دې سره اتفاق نیشته دے۔ دا د دوی دا خبره په شک باندې مبنی دہ۔ البتہ پیر محمد خان صاحب چې دا سوال ئے کړے دے، مونږ به ورته موقع ورکړو۔ دے د دا خان سره یوسی او دا د اوگوری کہ چرته واقعی د یو تہانږے په باره کښې یاد یو گاږی په باره کښې غلط معلومات ورکړے شوې وی نو د هغې په بنیاد باندې بیا سرے کارروائی ہم کولې شی، بیا کمیټی ته ئے ہم حوالہ کولې شی خو زما دا خیال نہ دے۔ دا هغه یو نفسیاتی بغض دے چې د عوامو او د پولیس په مینځ کښې دے د هغې په بنیاد باندې، او دا ډیر د افسوس خبرہ دہ کله نا کله پولیس د ډاکوانو سره په مقابلہ کښې مړ شی او عجیبہ دا دہ چې بیا د هغه پولیسو په مرگ باندې خلق خوشحالی کوی او کہ ډاکو مړ شی، د هغې په جنازہ کښې ډیر زیات خلق شامل شی۔ او هغه نہ اکثر هیرو جوړ شی او د هغه په باره کښې کیستے راوځی او هغه کیستے خلق په حجرو، په گاډو کښې ډیر په شوق باندې اوری۔ دا زمونږ د پارہ د سوچ او د فکر خبرہ دہ چې دا به څنگہ د دې پولیسو د ډیپارټمنټ او د عوامو په مینځ کښې

دا کومه فاصله ده، دا ختمول پکار دی او دوئی ته واقعی دا اداره یو خدمتگاره، یو پاسبانه او د عوامو یو محافظه اداره پکار ده۔ بهر حال دا خو یو علحیده بحث دے۔ نفسیاتی عوامل دی چې دا پرې کتل پکار دی په دې وخت کبني زه دا وائيم چې کوم احساس پير محمد خان صاحب ورکول غوښتل، زما خیال دے چې هغه مونږ ته ملاؤ شوې دے او دا جواب دے لحاظ سره یو کافی و شافی دے۔

جناب مختيار علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر دے که نه سپلمنتري کوئسچن۔۔۔۔

جناب مختيار علی: زه دا وائيمه جی چې دا سينيئر منسټر صاحب راته بنکاري چې دوئی سائيکالوجی کړې ده جی او دوئی د سوال ټول داسې تاؤ راتاؤ کوی او تاسو هم هغه ته غږ نه کوئ۔ مونږ خو چې پاسو که یو منټ هم خبره کوؤ نو زر راته او وائے چې بس کښينه وخت ختم دے۔ زه دا وائيمه جی چې دوئی د دې سوال نیغ په نیغه جواب ورکوی، که مخکښې خراب شوې وی نو اوس دا پکار ده چې بڼه ئے کړی ځکه چې د دوئی نه خو هغه توقع مونږ نه شو کولې دا خبره ده جی۔

سینیئر وزیر: یره جی زه د دې خپل رور د دې خبرې سره اتفاق کوم که د مخکښې نه خراب وو او دوئی وائی چې اوس تهیک کول پکار دی، بالکل زه د دې خبرې ملگرتیا کوم۔

Mr. Speaker: Next.

جناب پير محمد خان: سپیکر صاحب! زما سوال۔۔۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: زه یو ضمنی سوال کوم په دیکښې جی۔ ما ته اجازت را کړئ یو منټ۔

جناب قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اتنے بڑے پلندے جو لارے ہیں، جی، اس میں غلط انفارمیشن دیتے ہیں تو یہ گورنمنٹ کا کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ کیوں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں جی؟

جناب سپیکر: نہیں قلندر خان لودھی صاحب، انہوں نے بات کی ہے کہ اگر کوئی Specific آپ کہیں کہ غلط ہے، آپ اس فلور آف دی ہاؤس پہ ثابت کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! وہ جو سپلمنٹری کونسلین تھا، وہ یہ تھا کہ جی آپ نے کہا ہے کہ یہاں 75 گاڑیاں پکڑی گئیں اور باقی لوگوں کو واپس ہو گئیں اور صرف ایک رہ گئی ہے، ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پھر اتنے لوگوں کو تکلیف کیوں دی گئی ہے؟ پولیس کو چاہیے کہ پھر ایسا کام نہ کرے کہ عوام کو تکلیف ہو۔ چھتر میں سے آپ پچھتر واپس کرتے ہیں اور صرف ایک گاڑی جو غلط ہے تو پچھتر لوگ جو وہاں اپنی گاڑیوں کے لئے پھرتے رہے، انہوں نے رشوتیں دی ہو گی، انہوں نے پیسے دیئے ہو گئے، انہوں نے جدوجہد کی ہو گی تو اس کا کون ذمہ دار ہے؟ یہ کہتے ہیں کہ پولیس کو Instructions دی جائیں جو لوگوں کو غلط طریقے سے تنگ کرتے ہیں۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! یہ تو ان کے جواب سے بھی واضح ہے کہ جہاں تہتر گاڑیوں میں سے بہتر گاڑیاں آپ مالکان کو واپس کرتے ہیں تو اس سے آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ تہتر گاڑیاں جو آپ نے Impound کی تھیں، آپ نے غلط طریقے سے Impound کی تھیں؟ اگر چوری کی ہو تیں اور کوئی اس میں Non-custom paid گاڑیاں ہو تیں یا ان سے کوئی واقعات یا کوئی جرم سرزد ہوتا تو آپ تہتر میں سے بہتر گاڑیاں واپس نہ کرتے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس ان لوگوں کو غیر ضروری طور پر تنگ کر رہی ہے۔ میرا سپلمنٹری ان سے یہ ہے کہ ہم نے کبھی صوبہ سرحد کی پولیس پہ یہ اعتراض نہیں کیا۔ یہ ہم بھی ماننے کے لئے تیار ہیں کہ پنجاب اور ہماری پولیس میں زمین و آسمان کا روئے کے لحاظ سے فرق ہے لیکن اس سے مراد نہیں ہے کہ ہم اپنی پولیس کی اصلاح بھی نہیں کریں گے یا جو چیز ہم غلط سمجھتے ہیں، اس کو ہم نظر انداز کر جائیں گے۔ میں اب بھی وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے جواب کی رو سے، وہ کہتے ہیں کہ جی پولیس کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ سپرداری پہ گاڑی دیں، تو میں یہ Specific سوال ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے List of the case property vehicles in District Charsadda دی ہوئی ہے تو اس میں آپ دیکھ لیں، پانچ گاڑیاں آپ نے سپرداری پہ خود دی ہیں اور وہ Admit کرتے ہیں کہ چار گاڑیاں C.I.A کے پاس ہیں اور ایک گاڑی سول جج کے پاس ہے تو یہ مجھے بتائیں کہ یہ اختیار کس کے پاس تھا، کس نے یہ اختیار استعمال کیا اور کس میرٹ کی بنیاد پر آپ نے یہ چار پانچ گاڑیاں ان کو دیں؟ اس کا جواب مجھے دیں۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: ما ته یو منټ ---

جناب سپیکر: جی۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: زه دا عرض کومه چې پولیس ته اختیار څه دے چې زما گاډی دے که اونیسې هغه د په سپرداری کبني بل چا ته ورکړی؟ هغه خوبه زما د گاډی بیخ اوباسی۔ هغه مفت کبني چې گاډی اغستې دے زما، نو زما به ضرورت وی او هغه به ئے مفت، تباہ کړی پولیس ته دا اختیار نشته چې هغه زما گاډی یا د بل چا گاډی په سپردارئی کبني چاله ورکړی۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! دا بشیر بلور صاحب چې کومه خبره او کړله، دا د قانون سازی سره تعلق لری چې آیا پولیس به د چا گاډی د شک په بنیاد باندې نیولې یا لټولې شی او که نه؟ دوئم دا چې همیشه د دوو فریقو په یو مسئله تنازعہ پیدا شی، هغې کبني یو وړ وی او بل پروی نو دا هم د قانون سره تعلق لری چې کوم فریق پر شی نو هغه په چې د ټولې مقدمے یا دا ټول کیس هغه وړ سړی ته معاوضه ورکوی او که نه؟ د دې وجے زه دا خبره عرض کوم چې پولیس ته دا اختیار دے چې هغوې دے گاډی چیک کړی او چې په کوم گاډی باندې ئے شک وی نو هغه دے او دروی هغې لټون د هم کوی او تر څو پورے چې د انور کمال خان خبره ده چې د ئے په سپردارئی ورکړی دی نو دا هم عدالت کوی۔ زمونږ په تها نړو کبني صاحب دا یو عام ---

جناب انور کمال خان: دا عجیبه خبره ده صاحب، چې عدالت ئے پخپله سول جج ته، هغه هم عدالت دے او خپل ځان ته پخپله دا گاډی ورکوی۔ زه خود د دې عدالت نه نه یم خبر، عدالت خو ئے بل چا ته ورکولې شی۔ (تالیان) خو یو جج چې په کرسئی ناست وی هغه د خپل ځان ته گاډی A lot کړی ---

مولانا محمد عصمت اللہ: د انور کمال خان خبره Fresh سوال جوړ پیری جی چې دا په کوم انداز باندې ورکړے شوې دی نو Fresh سوال د راوړی نو بیا به ورته جواب ملاؤ شی۔



جناب انور کمال خان : دا سپلیمنٹری زما ڇڪه دے جی چي په دیکبني ما Specific که دوئی دا وائی نو په دیکبني چار سدے والا سیریل نمبر 1 موٽر کار کرو لا نمبر اتنا، ما ڊل 1985 case property vide FIR No. Dated, present position civil judge Tangi, civil judge. Tangi دې باندې نه پوهیرو چي دا سول جج تنگی ته ئے هسې دهغه په کور کبني دهغه Safe custody د پاره دے که هغه ته ئے حواله کرے دے ؟

جناب سپیکر : جی، سران الحق صاحب۔

سینیئر وزیر : سپیکر صاحب! ستا په دې عدالت کبني همیشه په ما باندې، زما استحقاق په دې مجروح کیری چي زه خبره کله هم کوم نو همیشه راباندې چرھائی اوشی صاحب۔

جناب سپیکر : (تہقہہ) جی۔

سینیئر وزیر : نو عرض مے دا دے جی چي زمونږه په دې تھانرو کبني مکمل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر : دا هسې د ظفر اعظم صاحب ډیپارټمنټ دے، مطلب دا دے چي دا ډیپارټمنټ د چا دے؟ د چیف منسټر صاحب دے که دچا دے؟ څه داسي په پلاننگ خوئے ورته نه ئے پریخودے چي چرھائی در باندې کیری؟

سینیئر وزیر : جی مطلب دا دے چي زما خیال دے دا ډیپارټمنټ د وزیر اعلیٰ صاحب دے خو ما جی عرض دا کوؤ چي زه حقیقت درته وایم جی چي زه په کومه علاقہ کبني یم، د خپلے تھانرے او د خوا و شا چي کوم حلقه مے ده، تھانږه دارانو ته مے وئیلی دی چي قانون په ځائے باندې جرگه کوئی او دهغه جرگو په بنیاد باندې کیسونه خلاصوئی او خلق دے ته مه پریردئی چي هغه عدالتونو ته راشی او چي کوم کوم ځائے کبني زما وس کیری نو کوشش مو دا دے چي د علاقے کوم مشران وی پخوانی، دا جرگه ماران، ایس پی ته او ډی ایس پی ته مے دا وئیلی دی چي دا رجسټرډ کرئی او صاحب، دا بیا په هغه اگرچه د دې نه وکیلانو ته او دے خلقو ته څه نه څه یو دغه به وی چي کیسونه ولې نه راځی خو بهر حال زه په دیکبني فائده گنرم۔ دویم چي دا انور کمال خان او وئیل چي دا

ڇنگه جج دے چي هم جج ته گاڏے حواله کوي نو صاحب زمونبر خود پڀنتو تاريخ دے چي هميشه به په يوشى باندې څه تنازعه پيدا شوه نو يا به مو د ميال سره ايښو دلوي يا به مو د ملا سره ايښو دلوي امانتاً يا به مو د پير سره ايښو دلوي نو هغه سره ځان ته هغه سري خان ته هغه شے نه دے ايښو دلے بلکه بل سري ته ئے امانتاً حواله کړے دے چي دا به ديو وخته پورے وي چي ترڅو پورے چي د دې خبرې صفا فيصله او نه شي نو د دې وجے نه زه وایم چي خپل روايات نه خرابوؤ۔  
Mr. Speaker: Next. Question No. 431.

جناب پير محمد خان: سپيکر صاحب! سوال۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: پير محمد خان صاحب! داسي چل دے چي دا ايځنډا، گوره که ايځنډا Complete نه۔۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: دا گوره جي دے ته ايځنډا نه وائي چي سوال په نيمه کښي پاتے کړه، خبره ځائے ته مه رسوه۔

جناب سپيکر: بس که ته دغه کومے نو بيا د 48 د لاندې نوټس ورکړه۔

جناب پير محمد خان: په Rule 48 باندې نه کيږي، په Rule 48 کښي دا کميټي ته نه شي ليرلے۔

جناب سپيکر: څه نه نو څه؟

جناب پير محمد خان: زما دا Question دے، دا ليرلے کيږي، تاسو اوگوري په دې Page باندې پخپله، په ديکښي ځائے په ځائے په دې بل Page باندې ئے کنډم گاڏے ليکلے دے نو دا کنډم گاڏے کوم ځائے دے، دا څه شو، دا د چا گاڏے وواو دا ولې کنډم شو؟ دا چا ته حواله شو؟ آکشن او شو که او نه شو؟ نو دا خو گوره دا خو کتل غواړي۔ ما په دې باندې دا سوال نه دے کړے دا زاړه گاڏي، زاړه کيسونه دي، منسټر صاحب دے په ځان باندې وارختائي نه راوولي، د دوي د ورځو نه دي، د مخکښي نه دي که د دې وخت پکښي وي نو هم ما د صوبے په مفادو کښي خبره کړي ده که تاسو پرې جلدی کوي نو زه به دا ټول Questions withdraw کړم خو فائده به ئے نه وي۔ زه وایم چي فائده اوشوې۔ فائده دا ده چي په دې تهانړه کښي تاسو لاړ شي، هلته په دغه کښي لس، شل،

دیرش گاڈی ولا ر دی او سخا کیبری۔ دا آکشن کیبری ولپی نہ؟ ہرے تھانرے تہ  
 چپی خئی گاڈی پکبنپی ولا ر دی۔ پہ بعضو خایونو کبنپی دا دوی چپی Returned  
 لیکلی دی، خنگہ چپی انور کمال خان او وئیل، زما گاڈے دے، پہ ہغہ کبنپی زما  
 سرہ یو کلو چرس پکبنپی او نیولپی شو پہ دغہ خائے کبنپی خوزہ سمگلریم، لارم او  
 او تختیدم، دا گاڈے دوی خو Returned اولیکلو خو کتل غوارپی چپی دا گاڈے  
 دچا وو او اس واقعی Returned شوپی دے مالک تہ او کہ نہ دے سرو خان لہ  
 بوتلو؟ داسپی پہ دپی وجہ ما دغہ کرے دے کہ ستاسو د حکومت پہ دپی بانڈی  
 دغہ نہ وی نوخیر دے کہ خہ لوٹ مار شوپی وی یا کہ کیبری نو کیبری دے نو مونر۔  
 بہ وایو چپی بنہ تھیک دہ چپی تاسو پری خوشخالیبری خو دا خیز خہ بنہ روایات نہ  
 دی چپی بنہ روایات نہ دی نو آخر دا شوک بہ ئے کنٹرول کوی؟ چپی یعنی پہ دپی  
 موجودہ، د دپی نہ چرتہ مضبوط حکومت تیر پخوانہ دے راغلی دیوے پارٹی،  
 خوشل شل پارٹی بہ یو خائے کیدلے او پہ منت او پہ جولئی بہ ئح حکومت وو نو  
 آیا دوی دے Question کوم چپی د صوبے پہ مفادو کبنپی، دخزانے پہ مفادو  
 کبنپی دے، دوی ئے کمیٹی لیبرولو تہ تیار دی کہ نہ دی تیار؟

سید مرید کاظم شاہ: سرائیک منٹ۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ سر! یہ Throughout تمام محکمے اسمبلی کو صحیح جواب  
 نہیں دیتے کم از کم کچھ نہ کچھ اسمبلی کے استحقاق کے لئے آپ ایک دو کمیٹی کے حوالے کر دیں، جب تک  
 آپ یہ نہیں کریں گے تو اسی طرح یہ Routine چلتی رہے گی۔ تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، منسٹر صاحب  
 سے بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ کمیٹی کے حوالے ہو جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ کون اور کس نے غلط جواب  
 دیا ہے؟ اور آئندہ جب اس کو سز مل جائیگی تو دو سر محکمہ ایسی جرات نہیں کر سکے گا سر۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! مرید کاظم خو پخوانے پارلیمنٹ کبنپی ہم  
 پاتے شوپی دے، وزیر ہم پاتے شوپی دے، دوی د د د اسمبلی پخوانے ریکارڈ  
 راواخلی چپی د تہلو نہ زیاتے کمیٹی پہ دپی دور کبنپی جوڑے شوپی دی او  
 رضا کارانہ طور مونرہ جوڑے کرے دی او ہمیشہ مو Appreciate کرے دی نو  
 دا بالکل دا خبرہ نہ دہ جی چپی مونرہ، خو مسئلہ دا دہ چپی مونرہ د سوال جواب

ورڪرے دے، په هغې باندې مونږ ته يڪسوټي ده که چرته Specific يو ځائے کښې مسئله وی نو هغه د مونږ سره Discuss کړی، د هغې دحل کولو کوشش به اوکړوان شاء الله۔

جناب سپيکر: جی، خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: شکريه سپيکر صاحب۔ سر! زما د دې باره کښې دا معروضات دی چې نن سبا چې دا نوے کوم گورنمنټ سسټم چې دے، دا کوم Devolution of power نه پس په دیکښې که به لکامه دے نو هغه په ټولو کښې زیاته د پولیس محکمہ ده۔ د هغې يو مثال په دې تیرو ورځو کښې چې زمونږ ایم پی اے گانو وهل پکښې او خورل، دا هم د هغې یوه کړنۍ ده۔ دغه شان پولیس دا هم کوی چې ځائے په ځائے د مازيگر نه په دې جی تې روډ، ما کتلی دی چې ناکے ئے لگولې وی او او دا پک اږے رانیسی او د دې دپاره ئے رانیسی چې شپے گشت به پکے کوؤ، به گناه گاډی رانیسی۔ زه هم دغه شانته وایم چې جی دا اوس په دیکښې چې اوس کوم گاډی کنډم خود لے شوې 92 Model, 91 Model قیمتی گاډی دی جی دا شے کمیټی ته د حواله شی چې لږ د دې په باره کښې، سراج الحق صاحب یا دا ایم ایم اے حکومت په دیکښې هیڅ شک نشته دے چې هر کار په نیک نیتی سره کوی لگیادی نو زه هم د هغې جذبے د لاندې دوی ته دا درخواست کوم چې دا د صوبے د دې خلقو او د دې عوامو په مفاد کښې دی، نن د بل چا گاډی رانیولې شوې دے، سبا زما او ستاسو هم رانیولې کیدے شی، نو ځکه چې زمونږ خو په کورټ کښې یو یو کیس درے درے څلور څلور کاله چلیږی۔ دا شې تاسو جی دے کمیټی ته حوالے کړی چې په دې باندې لږ Investigation اوشی او معلومات ئے اوشی۔

سینیر وزیر: جناب سپيکر صاحب! د خلیل عباس صاحب احساسات په ځائے باندې خو زه درته یقیناً وایم چې د شپے پرون زمونږ د کیښنټ اجلاس و او په هغې کښې یوه بنیادی موضوع د پولیس ریفارمز وه، د دې سټرکچر دے، د دې اصول و او د دې د نوی سرنه، مونږ په کیښنټ اجلاس کښې دا فیصله اوکړه، دا یوه دومره اهمه موضوع ده چې د دې تعلق صرف د حکومت سره نه دے بلکه د ټولو عوامو سره هم دے او په هغې کښې مونږ دا Decision جی واغستلو

چي مونڙ به دلته په دې صوبائي اسمبلي ڪمپني چي ڄومره پارلياماني ليڊرز دي، هغه به را او غوارو او د هغي نه علاوه چي ڄومره زمونڙ ممبران د اسمبلي دي، هغه به را غوارو او د دې پوليسو په باره ڪمپني هغه ٽول پوليس ريفارمز چي ڪوم زمونڙ تجاويز دي او ڪوم چي زمونڙه Vision دے د مستقبل په باره ڪمپني، هغه د دوي سره Share ڪول غوارو۔ مسئله جي د يو گاڏي نه ده، مسئله د يو ڪنڊم گاڏي نه ده، مسئله د دې ٽول سسٽم ده او د دې وجے نه د نيك نيتي سره مونڙه د شپے يو شے نسل Final decision په ڄائے باندې د خبره مونڙه دے ته پريښودله چي مونڙه ڊير زر په دې هفته نيمه ڪمپني ٽول اپوزيشن د پارٽي ليڊران او ٽول د اسمبلي ممبران به ڪنڊينوڙ په يو هال ڪمپني او دهغوي سره دا ٽول نظام Discuss ڪول غوارو چي مشوره باندې مونڙه يو Result oriented action او ڪرو جي۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! ڪه دوي دے ته نه وي تيار، بيا خير دے د هاؤس نه ٽپوس او ڪري۔ ڪه هاؤس ئے نه غوارو ڪميٽي ته ليڊرل نو خير دے۔

جناب سپيڪر: زما په خپل خيال دا دومره Discussion چي پري او شو دا خو پري مخڪمپني پڪار وو دا دومره د منستر صاحب يقين دهاني چي او شوه يا د هغي ڪميٽي۔۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: زما مقصد دا دے سپيڪر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: زه پير محمد خان صاحب خبره ڪوم، د تمام محڪمو سٽينڊنگ ڪميٽي جوڙے دي، په هغوي باندې هيڄ ڪله دا قدغن نشته دے، هغه سو-moto هم د هرے خبري يعني دغه ڪولې شي دا Facts and figures راغوبنتلے شي او خپل Comprehensive recommendations and report تيار ولې شي، لهذا

۔۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: سپيڪر صاحب! چي ڪله هاؤس ته راغله نو د هاؤس پراپريتي شوه۔ اوس ڪه يو ممبر په دې باندې او وائي چي يره دا تاسو هاؤس ته وړاندے ڪرئي چي دا ليڊرل غوارو ڪه نه؟ زما اعتراض نشته دے د ڪه ممبران ئے مسترد ڪري چي نه مونڙه ئے نه ليڊرو نو نه ئے ليڊري۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! تاسو داسې اوکړئ چې تاسو ئے دے Concerned committee ته حواله کړئ کنه، په دې باندې خوڅه پابندی نشته دے چې د دې هاؤس ټول دا خواهش دے۔ مونږه د یوے محکمے اصلاح کول غواړو۔ مونږه د دې سوال هغه افادیت ختمول نه غواړو۔ مونږه په دې اسمبلئ کبني خالی خبرې کول نه غواړو۔ مونږه دا وایو چې د دې سټینډنگ کمیټو څه خپل مقاصد دی او هغې مقاصدو ته رسیدلو د پاره چې په هر یو سوال باندې مونږه دا استدعا هم نه کوؤ چې دا سوال د کمیټی ته حواله شی خو چې په کوم ځائے کبني مونږه پرې پوهیږو چې په دیکبني څه Anomalies دی، څه غلط کارونه پکبني کیری لکيا دی، ظاهراً مونږه گورو هغه بل شے دے او چې کومه کاغذی کارروائی کیری نو هغه بل شے دے نو په دیکبني مونږه په وثوق سره دا وینا کولې شو چې دا رپورټ چې کوم دوی Submit کړے دے، دا رپورټ، دا غلط بیانی ده او تاسو ته خپله هم پته نشته دے د چا په ذات باندې مونږه اعتراض نه کوؤ خو پرې باندې څه فرق پریوځی که تاسو ئے کمیټی ته حواله کړئ او هغوی پکبني انکوائری اوکړی چې واقعی دا دومره گاډی نیولې کیری؟ نو آئنده د پاره به دوی داسې غلط کارونه نه کوی گنی مونږه خو په دې سرکونو او په دې بازارونو کبني په سونو گاډی وینو۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! گوره ما خو تاسو ته او وئیل چې په کمیټی باندې دا قدغن دے چې دا پخپله نه شی اغستلې دا ایشو؟

جناب انور کمال خان: نه جی، زمونږه په اسمبلئ باندې دا۔۔۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! چې کله دا هاؤس ته راشی نو دا د هاؤس۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی دا کمیټی۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: نه جی، زه اول عرض کوم۔ زمونږه په اسمبلئ باندې دا پابندی شته دے چې دا تاسو ریفر کړئ؟ که دا پابندی وی بیا خو ټھیک ده، بیا مونږه دا استدعا نه کوؤ۔

جناب پیر محمد خان: دوہ خبری دی، دھاؤس نہ پری تپوس او کړئ۔ یوہ خبرہ بہ زہ بلہ جی، تجویز بہ ورکرم خیر دے کہ تاسو د اسمبلی نہ کمیٹی لیرلو تہ خہ دغہ پری گنرئی کنہ نو د هغی پہ خائے باندي بل شانتے او کړئ، دا گاډی ئے یوازے پہ پیسنور کبني نہ دی نیولی، پہ توله صوبہ کبني دی، دهرے ضلعے کمیٹی د هغه Concerned MPAs نہ جوړه کړئ او هغوی د د خپلے خپلے ضلعے چیکنگ او کړی، هغوی تہ ئے حواله کړئ او هغوی بہ بیا پہ بل اجلاس کبني رپورت پیش کړی۔ بنه خودا ده جی۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر: یرہ ما دومره جی عرض او کړو چې د کومے مسئلے زمونږ سره پخپله احساس دے، د هغی پہ باره کبني ما ویئل چې مونږه ټول د اپوزیشن لیڈرز سره، د ممبرانو سره ہم د دې مسئلہ پہ باره کبني راغبنتلی دی او دا خودا اتہ نہہ میاشته اوشوې چې مونږ پہ یو شی باندي ہم داسی نہ ده چې پہ اتفاق رائے سره مویو کار نہ دے کړے، مونږ پخپله اصلاح خوبنوؤ، پہ هر ډیپارٹمنٹ کبني اصلاح کول، د یو ممبر پہ ډیپارٹمنٹ باندي اعتراض کول، دا د هغی د اصلاح د پارہ یوہ ذریعہ جوړیږی، مخکبني نہ ہم ډیرے کمیٹی شاملے دی، پیر محمد خان صاحب ہم پہ کمیٹیانو کبني دے، انور کمال خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پہ یو سوال باندي یوہ گھینہ اولگیدلہ۔

سینیئر وزیر: هان جی یوہ گھنتہ اولگیدلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس Questions hour خو ختم دے۔

سینیئر وزیر: د دې وجے نہ عرض کوم کہ چرتہ پہ دې جواب کبني Specific یوہ غلطی ورتہ سبا ہم بنکاره شی، بل سبا بنکاره شی نو دا اسمبلی ده، دے تہ ئے دوی راوړے شی، مونږه پہ هغی باندي بہ ایکشن اخلوان شاء اللہ۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! افسوس خبرہ دا ده چې زمونږ خلقوتہ چې نن سبا کوم مسائل پہ ټولو کبني زیات راپین دی نو هغه د پولیس د لاسہ دی۔ زمونږ عام سرے، پہ دیکبني ہم شک نشته دے چې کرائم ہم شته دے، هر خہ شته دے خو بیا ہم د پولیس د لاس نہ مونږ تہ ډیرے زیاتے مسئلے راپینے دی۔ زہ نہ

پوهيڙم چي مونڙه خو په ډيره نيك نيتي سره او د هغوي د اصلاح د وجه نه دا خبره كوؤ چي يره كه دا كميتي ته حواله شي، د ډي مڪمل تحقيقات او كړه شي او بيا كميتي يوه فيصله او كړي او هاؤس ته ئه راؤږي نو هغه خبره به بنه وي، زه نه پوهيڙم چي حكومت ته په ډي باندي خه اعتراض دے؟ كه حكومت دا وائي چي پوليس سو فيصد صحيح دے نو بس تههيك ده جي۔

جناب مختيار علي: سپيكر صاحب! تاسو پرې ولې خفه كيږئ؟

جناب سپيكر: نه نه، زه خو په۔۔۔۔۔

جناب مختيار علي: خير دے كه د هاؤس پراپرټي ده او هاؤس دا غواږي، دا خو صرف داسي نه ده گني چي خوږه خوږه خبري د كيږي او روستو ئه داسي حال دے، مونڙه خو وايو چي عمل پرې اوشي او په كميتي كښي پرې پوره غوراوشي۔

جناب قلندر خان لودهي: ووٹ كرا لیتے ہیں نا۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسيني: مختيار خان، ستا ترخه خبري خوښه دي؟ دا خو خوږه، د خوږو خبرو دغه كوه۔

انجنير محمد طارق خټک: دا خاموشي به زه ما ته كړم جي دا خو جي ساده خبره ده، كوم چي گاږي او نيولې شي نو په هر يو كرائم كښي دوه قسمه گاږي نيولې شوې دي، يو په خه كرائم كښي نيولې شوې وي نو هغه خو د هغه كرائم د لاندې په تهانرو كښي ولاړ دي، دويم هغه دي چي لكه د گاږي نوعيت لكه رجسٽريشن د دو نمبر د وجه نه ولاړ دي، نو هغه د په شخصي ضمانت وركړي او د گاږي تحقيقات د اوشي كه دا گاږي غلط وو خو گاږه به هغه واپس كړي او كه گاږه تههيك وو نو هغه گاږه به ورته واپس كړي۔

جناب عبدالاکبر خان: سپيكر صاحب! دا طارق خان چي كومه خبره او كړه، Legally چي كوم Last possessor وي نو هغه ته گاږه په ضمانت باندي كورټ وركوي۔ يو هغه گاږه دے دے چي مثلاً د هغې كسټم نه وي Pay شوې يا هغه دوئم نمبر وي يا غلط وي بالكل نو هغه بيا ولاړ وي۔ هغه بيا تر كيسه پوره ولاړ وي



خوزه دانہ وایم جی ہغہ خو خیر د ہغوې خپل سوال دے ، خو مونبرہ جی یوہ گینتہ  
پہ یو سوال باندې اولگولہ ،  
جناب سپیکر: ہم دغہ خبرہ دہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نو دغہ دہ چي Already یوہ گھینتہ خو مونبرہ د جنازے د پارہ  
دغہ کړي وه نو داخودا نورہ ایجنڈا بہ دغہ شان پاتے شی۔

سینیئر وزیر: زہ د عبدالاکبر خان صاحب د دې قانونی رائے بالکل حمایت کوم چي  
کومہ ہغوې قانونی رائے ورکړہ او تاریخی رائے ورکړہ او طارق صاحب ہم د  
دې خبرہ او کړہ او واقعی پہ دغہ د عمل اوشی۔ چي کوم د عدالت رولز دی د  
ہغې مطابق پہ دې عمل کبړی ہیخ مسئلہ نیشته دے۔

جناب ظفر اللہ خان: جناب سپیکر! زما خودا رائے دہ چي Counting تاسو  
او کړئی چي هر سرے د خپل ضمیر مطابق فیصلہ او کړی۔ Counting بہ او کړو  
جی۔

جناب سپیکر: داسې چل دے چي پہ دې سوال باندې ډیر بحث اوشو خہ خو مطلب  
دا دے خبرې راغلے۔ حکومت پرې نوٹس واخستو کہ بیا خہ کمی پاتے ہم وی نو  
سراج الحق صاحب دا اووئیل چي یرہ مونبرہ فوراً میتنگ را غواړو پہ ہغې  
کبني چي خہ تجاویز راغلل نو مونبرہ بہ ہغہ خان تہ کبړدو۔

جناب ظفر اللہ خان: جناب سپیکر! د دې نہ خوبل بنہ فورم نہ شی ملاویدے دا خو  
ہسې۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز، او دریمہ خبرہ چي کومہ دہ ہغہ دا دہ چي کمیٹی تہ  
پخپلہ ، کمیٹی ولې دا دغہ نہ کوی؟ کمیٹی تہ دا اختیار حاصل دے چي ہغہ پہ  
دیکبني ، ہم دا کونسچن د کبړدی او د دې انفارمیشن د اوغواړې ، دا متعلقہ  
خلق د را غواړی چي یرہ تاسو کومے دفعہ تحت دا گاړی نیولی وو ، بیا مو  
پریخودی دی خنگہ مو پریخودی دی ، پہ سپرد گئی چي مو ورکړی وو چا تہ مو  
ورکړی دی؟ کمیٹی پخپلہ دغہ وی ، دے مطلب دا دے۔۔۔۔

جناب پير محمد خان: جناب سپيڪر صاحب! ستاسو خوبه ده۔ د منسٽرانو ڇه خبره خو داسي ده چي د ڊي ڄائے نه آخر کوم هيچ دے چي د ڊي ڄائے نه وڻي لار نه شي دا کوم داسي لکه چي کميٽي تاسو وائي چي دوي وڻي نه غواڙي؟  
جناب اسرار اللہ خان: جناب سپيڪر!  
جناب سپيڪر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپيڪر! خبره صرف دا ده چي د ڊي نه ڄي نو په ڊي پسه د خلقو يو زور وي داسي خو که تاسو او گورئي يونگران کيڀنت وي، او دا هم کيڀنت دے، د Will of people خبره وي د ڄائے چي کوم شه move شي نو هغي پسه د خلقو زور دے او Suo-moto جي بل شه دے۔

جناب پير محمد خان: داسي يو کيس پرون هم کميٽي ته تلله دے جي د سرڪاري گاڏو د هغي د تيلو د خرچے د مرمت۔۔۔  
جناب سپيڪر: بس خبره ختم ده نو۔

سينيئر وزير: صحيح ده، مونبره يقين دهاني ورکوڙ چي دا کوم کونسچن دوي اوچت کرو، د ڊي د اصلاح د پارہ مونبره به يقين دهاني ورکوڙ پوليس ڊيپارٽمنٽ نه۔

جناب سپيڪر: زما په خيال د منسٽر صاحب په يقين دهاني باندي به تاسو مطمئن شوئي

جناب انور کمال خان: مطمئن نه يو خو چي ستاسو څنگه خوبه وي هغسي او کڙي جی۔

جناب بشير احمد بلور: دا اهم خبره ده چي ڊيره زيات مهرباني کوي او دا خبره هم ده چي منسٽر صاحب هم شريف سرے دے خو کله کله دومره د حکومت Favour مه کوي چي بيا پته اولگي چي گني تاسو د حکومت سره زيات سائيڊ اخلي۔ خير دے مونبره به خواست او کڙو چي دا او نه شي، د دوي خبره به او منو خو پليز داسي مه کوي چي مونبره ته دا خاص پته اولگي چي تاسو د دوي Favour کوي۔

جناب سپیکر: زما متعلق، زما سره خودا ---

جناب مختیار علی: یقین دہانی، دا د یقین دہانی حکومت دے بنہ۔

مولانا محمد عصمت اللہ: دے کنبی جناب سپیکر صاحب، تاسو یو بل نہ، د د وارو جانبین نہ د خلوص او د نیک نیتی اظہار اوشواو د هغی باوجود ستاسو د چیئر دا ہم واضح ہدایات راغلل۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دا خبرہ التا کوئی، ما داسی نہ دی کری۔ زما مقصد دا دے چي تاسو، خنگہ چي د هاؤس خوبنہ وہ چي ووتنگ د اوشی تاسو لیر Delay کرلہ نو مونبرہ پہ دے خبرہ، د دوی پہ دے یقین دہانی باندی ہم۔۔۔

جناب سپیکر: زما اوس ہم چونکہ، زہ دا وایم چي بد مزگئی پیدا نہ شی، Consensus باندی دغہ شی۔ ما سرہ اوس ہم دا دغہ دے چي دا زہ Straight away ہاؤس تہ Put up کریم او د هاؤس Decision پرې راشی کہ تاسو غوارئی؟ ---

جناب بشیر احمد بلور: زما د خبری مطلب دا دے کہ تاسو د هاؤس نہ تپوس کوؤ نو مخکبني بہ مو تپوس کرے وو کنہ۔۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: دے کنبی جناب، د بد مزگئی خبرہ نشتہ۔ هر یو سرے، نہ د اپوزیشن او نہ د حکومت خبرہ شتہ هر یو سرے د خپل ضمیر مطابق فیصلہ او کری۔

(مداخلت)

نودا کومہ داسی غلطہ خبرہ دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو خو تپوس اونکرو، خبری پرې اوشوی۔ دوی اووئیل چي یرہ مونبرہ بہ ئے او منو۔ دا خبرہ تاسو مہ اخلئی چي گنی مونبرہ پہ تاسو باندی Attack کوؤ۔ تپوس بہ مو مخکبني کرے وو۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! ما خو اووئیل کہ پہ ما باندی خلق چرہائی کوی خو حقیقت دا دے چي سپیکر صاحب ہم یو مظلوم پہ د دے چي د حکومت د بینچونو دا خیال دے چي دا سپیکر صاحب د دے اپوزیشن سرہ یرہ ملکرتیا

کوی او مستقل ئے ترے گلہ ده ستاسو دا خیال دے چي دا د حکومت سره،  
(تالیاں) خو حقیقت دا دے چي سپیکر بالکل په -----

جناب بشیر احمد بلور: نه زمونږه دا گلہ نه ده چي دے تاسو سره دے، مونږه دا گلہ نه  
کوږو خو دا خبره چي سپیکر صاحب وائي چي يوه گهنته تيره شوه، زما خیال دے  
چي شل منته خو په دي باندې او شو چي دا هاؤس ته Put up نه شی که put  
up نه شی نو صرف مونږه دا خبره کوږو چي پکار دا وو چي دا فيصله شل منته  
مخکبني، پنځويشت منته مخکبني هم کيدے شوه خو تاسو يقين دهانی او کره نو  
مونږه هغه خبره نه کوږو۔

سينيئر وزير: د دي خبرې خو زه ملگرتيا کوم چي دا فيصله شل منته مخکبني هم  
کيدے شوه۔

جناب پير محمد خان: سپیکر صاحب! يو تجویز به زه بل ورکړم، خير دے خبره به ختمه  
کړو۔ د دي کوټسچن خير دے دوي يقين دهانی را کوی، راتلونکی اجلاس ته ئے  
کيدی، تر هغې پورے چي پکبني دوي که څه کار کردگی او کره نو دلته به خپله  
دغه پيش کړی۔ گورنمنټ ته دا دغه شوه خير دے۔ بل اجلاس کبني بيا رپورټ  
او کړی۔

جناب بشیر احمد بلور: بس جی دا خبره ختمه شوه، تاسو بل کوټسچن واخلي۔

جناب سپیکر: جی Question Hour over شو۔

جناب خليل عباس خان: جناب سپیکر! ما مخکبني هم تاسو ته ریکويست کړے وو  
Self explanation د پاره، سراج الحق صاحب ناست دے، که ستاسو اجازت  
وی جی؟ زمونږه جی په نوبنار ضلع کبني په تيرو بارارونو کبني آته کسان مړه  
وو جی، آته کسان مړه وو جی، دهغوې د معاوضے پیسے تحصیلدار نوشهره ته  
راغلی دی جی نو د ځنو کسانو پچاس هزار راغلي دي او د ځنو کسانو ایک  
لاکه راغلي دي او هغې کبني هغوې نومونه دي ورکړي چي چا ته به پچاس  
هزار ملاوږي او چا ته به ایک لاکه ملاوږي؟ مهربانی د دا او کړے شی، زما  
سراج الحق صاحب ته درخواست دے چي څنگه اسمبلتي کبني فيصله شوې وه

چې ټولو ته به يو لاکه روپي معاوضه ملاويزې چې په دې تيرو بارارونو کښې کوم خلق حق رسيدلې دې نو زما دوئ ته دا استدعا ده، دا درخواست مې دې چې مهرباني او کړئ هغه هسې هم ځپلي خلق دي، غريبان خلق دي، ډير په بد حال خلق دي، په هغې کښې د ځنو خلقو پيسې راغلې دي، د ځنو پاتې دي د نوبنار ضلعي نو هغه مهرباني او کړئ هغه ټولو ته يو شان يو لاکه روپي معاوضه ورکړئ جی، چې هغوي ته هغه Payment اوشي۔

جناب جمشيد خان: جناب سپيکر! هغه زړې يو لاکه هم لا نه دي ملاؤ شوې، پچاس هزار ملاؤ شوې وي، پچاس هزار نه دي ملاؤ شوې۔

جناب سپيکر: سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سينير وزير): محترم خليل عباس خان د نوبنار په باره کښې خبره اوچته کړه او دا جی د ضلعي انتظاميه په ذريعه باندي مونږه سروې کړې وه او هغه سروې کښې بيا صوبې ته ريكارډ راغلي وو او هلته کښې چې کوم ځاي کښې زيات نقصانات شوې وو نو حکومت يوه فيصله کړې ده خو بهر حال د نوبنار په باره کښې به هم مونږه جائزه واخلو چې دلته په صوبائي دفاترو کښې د هغوي څومره ريكارډ راغلي دې او بيا دلته نه د هغوي په باره کښې څه فيصله شوې ده؟

قاري محمد عبداللہ: جناب سپيکر! پوائنټ آف آرډر! پوائنټ آف آرډر۔

جناب سپيکر: دا هاؤس به د څه قواعد و ضوابط تحت لاندي چلوؤ، په څه ايجنډا باندي به ئې چلوؤ که به د ايجنډې نه به ئې چلوؤ؟

قاري محمد عبداللہ: پوائنټ آف آرډر۔

جناب سپيکر: که به د ايجنډې نه ئې چلوئ نو بيا خو هر يو ممبر پاڅي، يا دا ايجنډا په تاسو تقسيم شوې وي او تاسو پاڅئ او مطلب دا دې دغه کوي۔۔۔

قاري محمد عبداللہ: زما سوال دا دې چې دا کونسچن ختم نه شي دا خو مونږه د شپږو مياشتو نه جمع کړي دي۔

جناب سپیکر: دا بہ جی بیا تاسو د دې د پارہ نوٹس ورکړئ۔ نہ ختمیږی، دا نہ ختمیږی۔ آئیم نمبر 6

قاری محمد عبداللہ: دا د خا مخا ایجنڈا کنبې شامل اوساتلے شی۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ سر، اس ایجنڈے میں سر، ہمارا بھی ایک آئٹم رہتا ہے Non implementation of Sharia لیکن اسے نہیں لایا گیا تو یہ ہمارا ایک اہم آئٹم تھا جی۔ پتہ نہیں کل کے ایجنڈے پر اسے نہیں لایا گیا۔

جناب سپیکر: باقی ماندہ میں آئے گا نا۔ باقی ماندہ میں۔

سید مرید کاظم شاہ: سر پہلے تو یہ نہیں ہوتا تھا۔

جناب سپیکر: باقی ماندہ میں آئے گا۔

سید مرید کاظم شاہ: ٹھیک ہے جی اگر آپ یقین دہانی کراتے ہیں تو۔۔

محترمہ سرین خٹک: سپیکر صاحب! زما دا سوال دے جی۔

### تحریریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No.244 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر شکر یہ۔ "ایوان کی توجہ مفاد عامہ سے متعلق اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کہ صوبے میں زرعی انکم ٹیکس کی غیر منصفانہ وصولی سے عوام اور خاص کر صوبے کے کاشتکاروں کو انتہائی تشویش ہے اور ان میں بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے"۔ جناب سپیکر! ایگریکلچر انکم ٹیکس پہ تولو صوبو کنبې لگولې دے صوبائی حکومتونو، خوز موزبرہ د صوبے نہ علاوہ باقی صوبو کنبې هغوې یو حد متعین کریدے لکه څنگه چې په پنجاب کنبې د ساړهه باره ایگر پورے انکم ٹیکس نہ آخلی، په سنده کنبې د سوله ایگره پورے انکم ٹیکس نہ آخلی خوز موزبره په صوبه کنبې په یو کنال باندې هم انکم ٹیکس آخلی۔ زه دا هم چې موزبره د صوبے د زمکے Holdings د وړو دغو باندې مشتمل دے، خو بیا هم که موزبره باره ایگر دغه نہ شو کولې نو کم از کم دس ایگر، آتھ ایگر څه خو

چې ریلیف ورکړو۔ اوس جناب سپیکر! دیکښې غټې مسئلې دا پیدا شوې دي چې کوم ایگریکلچر زمکې دي، هلته کښې خو خلكو آبادي شروع کړې دي۔ يو طرفته هغه په آبادي کښې دغه کيږي، بل طرف ته پرې حکومت، ځکه چې په کاغذونو کښې خو هغه Agricultural land راځي۔ هغې نه دغه شان ایگریکلچر انکم ټیکس اغستلې کيږي نو مونږه وايو چې زمونږه په صوبه کښې څه چل دے چې په نورو صوبو کښې واړه زمينداران، واړه کاشتکاران د دې نه معاف شوې دي نو په صوبه سرحد کښې دغه واړه زميندار يا کاشتکار د دې نه د ولې معاف نه شي؟ زمونږه حکومت ته خواست دے، مونږه دا نه وايو چې ستاسو په ريوڼيو کښې دے څه فرق راشي، تهپیک شوه که په دې وړو زميندارانو د معافۍ سره ستاسو په ريوڼيو باندې څه فرق راځي نو تاسو خير هغه Proportionality په غټو زميندارانو باندې اولگوئ نو دا واړه زميندار کم از کم چې د هغې نه مستثنی شي۔ تهپينک يو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! د عبدالاکبر خان دا تجویز او بیا د صوبه سرحد په باره کښې پخپل ځانې باندې اهم دے۔ زمونږه او د پنجاب په زمکه کښې ډیر زیات فرق دے او حقیقت دا دے چې دلته کښې خو هغه لوی جاگیرداران نشته څنگه چې په پنجاب کښې دي خو زمونږه زرعی زمکه هم د هغوي په نسبت باندې ډیره کمه ده او چې کومه زرعی زمکه وه هم نو هغه هم الحمدلله چې هر پښتون لس، دولس ځامن راوړي او هغه بیا دولس ځانې تقسیم کړي او ځان له د هر چا د نوم سره یو آباد، آباد تکه اولگوی او دغه شان دولس، دولس کلی آباد شي۔ زه خو وایم چې په دې هم مونږه ته یو قانون سازی پکار ده او تجویز راوړل پکار دي چې د آبادود خورولو په ځانې باندې یو نوے پلاننگ او کړو چې دا زرعی زمکه خپله بچ کړو او دغه شان آبادي چې څنگه دواړو، د غټو آبادو او د لږو زمکو خاوندانو ملکونو کومه طریقہ ده، په هغې باندې مونږه عمل شروع کړو۔ بهر حال په هغې کښې به وخت لږی خو په دې سلسله کښې به زه دا خبره عرض کوم، دا دوی چې کوم اووئیل چې زمونږه دا

ٹیکس د پنجاب یا د سندھ پہ نسبت باندی زیات دے نو مونبرہ بہ د دے لبرہ جائزہ  
واخلو او یوہ Realistic لار بہ اختیار کرو د دے پارہ ان شاء اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما مقصد دا دے پہ ٹیکس باندی زما خبرہ نہ  
دہ، زما پہ Holdings باندی خبرہ دہ۔ چے وارہ زمینداران چے کوم دی پہ نورو  
صوبو کبھی، زہ دا منم چے زمونبرہ پہ صوبہ کبھی Holdings کم دی خو لکہ  
ہلتہ کبھی چے خنگہ سا رہے بارہ او سولہ ایکرو نو دلته کبھی سا رہے بارہ  
نہ شی کولے نو چھ، سات، آتھ خو کم از کم معاف کری۔ زما خو دا درخواست  
دے چے مونبرہ پہ دے باندی دسکشن کول غوارو او مونبرہ دا ایڈمٹ کول  
غوارو چے دا ایڈمٹ شی د دسکشن د پارہ، پہ دے باندی مکمل ٲول ممبران  
بحث او کری۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر سر! یہ ایک اہم مسئلہ ہے صوبہ سرحد میں ویسے بھی ہمارے لوگ بہت  
ہیں اور یہ زیادتی ہے کہ پنجاب میں بارہ اور سندھ میں سولہ ایکڑ پرنٹیکس معاف ہے تو کم از کم صوبہ سرحد میں  
بھی ہونا چاہیے، اس کو ایڈمٹ کریں اور اس پر بحث کی اجازت دیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ ویسے بھی یہاں بارہ جریب ہے ہی کتنے  
لوگوں کی؟ بہت ہی کم لوگ ہوں گے جنگی بارہ جریب زمین ہوگی۔ عام لوگ یہاں چھ جریب زمین رکھتے  
ہیں سات جریب زمین رکھتے ہیں اگر ہم وہ قانون یا وہ نظام اپنالیں جو پنجاب اور سندھ کا ہے اور جس طرح  
ان کی تجویز ہے تو میرے خیال میں یہاں جو ہمارا صوبائی نظام ہے، وہ بالکل ٹھپ ہو جائے گا، فیل ہو جائے  
گا، کوئی بھی ریونیو ہمیں نہیں ملے گا۔ ویسے بھی جی صوبہ سرحد کا سارا جو نظام ہے یا جو ترقیاتی کام ہیں یا باقی  
سسٹم ہے، وہ قرض کی بنیاد پر چلتے ہیں۔ جو تھوڑی بہت آمدنی ہے اگر وہ بھی ہم ختم کر دیں تو بالکل سارا انحصار  
قرضوں پر ہی ہمارا رہ جائے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہمیں وقت دیا جائے۔ عبدالاکبر خان کی اس تجویز  
کا ہم اپنے لیول پر جائزہ لے لیں، پیمائش کر لیں کہ بارہ جریب کے کتنے ہیں، آٹھ جریب کے کتنے ہیں، پانچ  
گریب کے کتنے ہیں اور اس بنیاد پر ہمیں کتنی آمدنی ہوگی۔ اگر ہم اس کو کم کر دیں تو کتنی آمدنی مل سکتی ہے اور  
کتناریلیف ہم عوام کو دے سکتے ہیں؟



جناب عبدالاکبر خان: اگر سینیئر وزیر صاحب Next session کے لئے اس کا وعدہ کرتے ہیں کہ یہ ڈیٹیل دیں گے۔ میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ صوبے کے ریونیو میں کوئی فرق آئے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم اس کو دوسری طرف سے ایڈجسٹ کر سکتے ہیں تو حکومت کو پھر کیا تکلیف ہے؟ ہاں اگر وزیر صاحب آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ Next session میں اگر یہ Detail دیں گے تو ٹھیک ہے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

### توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Not pressed. Next item. Call attention notices. Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No.492 in the House. Dr.Zakirullah Khan, MPA, please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکر یہ سپیکر صاحب۔ "میں اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ سرحد کے ہائر سیکنڈری سکولز میں سکول اساتذہ جماعت دہم تک طلباء کے تمام کلاسز کو پڑھائی کرتے ہیں اور ڈیوٹی کے دوران سکول میں موجود رہتے ہیں جبکہ انٹر کلاسز کو پڑھانے والے اساتذہ (سبجیکٹ سپیشلسٹ) نے پڑھائی انٹر کلاسز تک محدود کی ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں ہائر سیکنڈری سکولز کے پرنسپل کی طرف سے طلباء کو سکول یونیفارم یعنی ملیشیا پہننے کی ہدایت ہے جبکہ انٹر کلاسز کے طلباء کالج یونیفارم یعنی سفید کپڑے پہننے پر اصرار کر رہے ہیں۔ مذکورہ صورتحال سکول اساتذہ اور سبجیکٹ سپیشلسٹ کے باہمی اختلافات کا نتیجہ ہے۔ جس کی وجہ سے سکول میں طلباء کا تعلیمی ماحول بری طرح متاثر ہو رہا ہے، لہذا محکمہ تعلیم اس سلسلے میں ایک واضح اور یکساں پالیسی اختیار کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے" خبرہ خو پری جی او برد و مہ نہ جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!

سینیئر وزیر: یعنی ذاکر اللہ خان صاحب کی یہ تجویز ہے کہ اس کو یکساں رکھا جائے اور ہائر سیکنڈری سکولز میں اگر انٹر کے طلباء ایک طرح کے لباس پہنتے ہوں اور، میٹرک اور نہم اور پانچویں تک دوسرا لباس پہنتے ہوں تو اس سے سکول میں نظم و ضبط کا فقدان ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی یہاں پہلے اس اسمبلی کے اندر ایک قرار داد آئی تھی، شلو اور قمیض کے حوالے سے، تو اس کا مطلب بھی یہ نہیں تھا کہ پینٹ نہیں ہونا چاہیے یا



جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: زہ دے کبھی Add کوم جی کہ لڑ سراج الحق صاحب نہ  
مخکبھی بہ جی ما تہ، ستاسو مہربانی بہ وی جی، خنگہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی

جناب خلیل عباس خان: زمونہ دے خور چہی خنگہ خبرہ اوکرہ جی دا ددوی د  
گورنمنٹ د سکول خبرہ اوکرہ جی، ہم دغہ خیزونہ پہ ٲول پرائیویٹ سکولونو  
کبھی پہ بیکن ہاؤس سکول، د پروویبلز سکول، د ہغی ہم دا کیدے شی ہغوی  
ترے د چھتیانو فیس ہم اخلی نو دا تاسو ہغی پورے Extend کرئی جی نو نور بہ  
ہم بنہ وی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

سینیئر وزیر: جناب سپیکر صاحب! یا سمن خان نے فیسوں کے بارے میں بات کی ہے۔ صوبہ سرحد میں  
بھی اور ملک میں بھی کئی طرح کے تعلیمی ادارے ہیں اور کئی طرح کے ان کے نظام ہیں اور بد قسمتی سے اب  
تک ہمارا یہ ملک اس قابل نہیں ہو سکا کہ سب طلبہ اور طالبات کو ایک نظام تعلیم دے دے اور یہ دنیا کا واحد  
ملک ہے شاید کہ جس میں اتنے بے شمار انواع و اقسام کے نظام تعلیم چل رہے ہیں۔ قدیم تعلیمی ادارے ہیں،  
جن کو ہم دینی مدارس کہتے ہیں، پھر اردو میڈیم ہیں، پھر انگریزی میڈیم ہیں۔ پھر انگریزی میڈیم میں کچھ  
ادارے امریکی یونیورسٹی سے وابستہ ہیں۔ آپ سڑکوں پہ ان کے پوسٹرز وغیرہ دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری  
حکومت کی کوشش ہے کہ جتنے اختیارات آئین کے اندر ہمیں میسر ہیں، انہی اختیارات کو استعمال کرتے  
ہوئے ہم صوبہ سرحد میں، اپنی قوم کے لئے ایک ہی نظام تعلیم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کے  
نتیجے میں یہاں ایک ہی قوم اور ایک ہی کلچر اور ایک ہی تہذیب کے حامل لوگ تیار ہوں۔ فیسوں کے  
حوالے سے بھی مسئلہ یہ ہے کہ جو گورنمنٹ کے تعلیمی ادارے ہیں ان میں تو حکومت نے فیصلہ کیا ہے لیکن  
کہیں نہ کہیں پر ایسا ہے کہ سکول کا ہیڈ ماسٹر یا سکول کا پرنسپل مقامی طلبہ سے وہ فیس تو نہیں لیتا جو صوبائی  
گورنمنٹ کو دی جاتی تھی لیکن مقامی طور پر دہی جماعت د پور د پارہ یا سکول میں چھوٹے

موٹے کاموں کے لئے یا کسی فنکشن کے لئے بچوں سے بعض اوقات فیس لیتے ہیں جس کے بارے میں ہم نے سرکلر کیا ہے کہ ایسی کوئی بھی فیس بچوں سے نہ لی جائے جو صوبائی حکومت کو ملتی ہے۔ بہر حال یا سمین خان نے جس سکول کے بارے میں توجہ دلائی ہے ہم اس سے رابطہ کریں گے کہ کیوں اب تک انہوں نے صوبائی پالیسی کو Follow نہیں کیا ہے؟

محترمہ یا سمین خان: جی، Excuse me, Sir، صوبے میں کل سچاس سنٹینٹل ماڈل سکولز ہیں اور یہ بھی سرکاری تعلیمی ادارے ہیں یہ سنٹینٹل سکولز ہیں۔

جناب سپیکر: جی، خلیل عباس نے پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں کہا ہے اور میرے خیال میں، بشیر بلور صاحب یا کسی اور ممبر کی قرارداد یا کچھ پچھلے اجلاسوں میں آئی تھی اور۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر! میں نے جی پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں عرض کیا تھا کہ یہ مسائل اس میں بھی آرہے ہیں۔ وہ بھی باقاعدہ چھٹیوں کی ٹیوشن فیس لیتے ہیں۔ ان جی، الیکٹرک کی جو ایک لمبی فیس لسٹ ہوتی ہے اس میں سب کچھ ہوتا ہے۔ تو اس میں بھی آپ تھوڑی تحقیقات کریں کہ چھٹیوں کی کم از کم ٹیوشن فیس اور ایسی فیس جو بچوں کی غیر موجودگی میں جو نہیں ہونی چاہیے وہ نہ ہوں۔

سنیئر وزیر: محترم سپیکر صاحب! خلیل عباس نے جو نکتہ اٹھایا ہے، اس میں ایک بنیادی مسئلہ ہے کہ پرائیویٹ سکولز میں جو اساتذہ ہوتے ہیں اور درمیان میں جب چھٹی آتی ہے تو اس دوران ان کو سکولز تنخواہ دیتے ہیں تو وہ تنخواہ وہ اسی طرح سے بچوں سے لیتے ہیں، اس لئے کہ اکثریت ہمارے سکولز صوبہ سرحد میں نئے ہیں، تو اس وجہ سے ان کے اپنے Sources اتنے نہیں ہیں۔ البتہ جو بیکن ہاؤس اور اس ٹائپ کے تعلیمی ادارے ہیں۔ انہوں نے بہت کچھ کمایا ہے اور ان کے پاس پیسہ بھی بہت ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ طے کیا ہے اس طرح کی پالیسی ہم دلانا چاہتے ہیں کہ وہ سب کے لئے یکساں پالیسی ہو فیسوں کے حوالے سے بھی اور یونیفارم کے حوالے سے بھی۔

جناب سپیکر: Next، مسٹر افتخار احمد خان۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب! اس ضمن میں میری یہ عرض ہے کہ یہ جو بڑے Institutions ہیں، بیکن ہاؤس، سٹی سکولز ہیں، وہ Categorize کریں جی اور ہر ایک کے لئے الگ

الگ پالیسی اختیار کریں تاکہ ہر کسی کو اس کا فائدہ پہنچے۔ کچھ پالیسی ایسی ہوتی ہے جو چھوٹے پرائیویٹ سکولوں کے لئے آپ بناتے ہیں لیکن اس کا فائدہ ان بڑے Institutions کو ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو Categorize کر کے پالیسی بنائی جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! کہ اجازت وی نو یو خبرہ زہ کوم۔

جناب سپیکر: یرہ اجازت خو نشتنہ نورہ ستا خپلہ خوبنہ دہ۔

جناب شاہ راز خان: ځہ نو بیا بہ کبنینو جی نو بس تہیک دہ۔

Mr. Speaker: Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra, MPA, to please move his Call Attention Notice No.500, in the House. Mr. Iftikhar Ahmad Khan Jhagra, MPA, please. Absent, it lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No.505, in the House. Mr. Anwar Kamal Khan, please.

جناب انور کمال خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ " میں آپ کی توجہ ایک عام مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ صوبہ سرحد میں بالعموم اور پشاور میں بالخصوص ہیروئن Addicts کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جس سے معاشرے کی نوجوان نسل پر بڑے اثرات پڑ رہے ہیں۔ اور انہی لوگوں کی وجہ جرائم میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور معاشرے میں تشوہش پائی جاتی ہے۔ " جناب سپیکر! آپ کو جیسے علم ہے (مداخلت) اگر آپ استدعا کریں ان سے کہ میں ذرا یہ بات کرنا چاہتا ہوں، آپ کو جیسے علم ہے کہ پشاور میں خصوصاً، میں چونکہ حیات آباد میں رہتا ہوں اور آئے دن ان لوگوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے تو ہمیں بہت افسوس ہوتا ہے جب ہم اپنی نوجوان نسل کو دیکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں بڑے اچھے خاندان کے فرزند بھی اس نشے کے شکار ہو رہے ہیں۔ اور خدا نہ کرے اگر یہ سلسلہ چلتا رہا تو اس وقت بھی صوبہ سرحد میں اور پشاور میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو کہ ہیروئن کے Addict بن چکے ہیں۔ اور اگر آپ ان کا قریب سے مطالعہ کریں تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ان کی حالت پہ دکھ ہونے لگتا ہے۔ کہ اسی معاشرے کے یہ وہ لوگ ہیں جو کہ ہیروئن اور اس نشے کی عادت کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر راتوں کو گندے نالوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور صبح جب وہ اس سردی سے اٹھتے ہیں تو کئی ہیروئن کے Addicts دم توڑ چکے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر! آئے دن جہاں ہماری نوجوان نسل کا رجحان ہیروئن کی

طرف ہو رہا ہے، وہاں ہم یہ محسوس کر رہے ہیں کہ حکومت کی طرف سے کوئی ایسی خاطر خواہ بندش کے لئے کوئی ہیلتھ کیئر سنٹر دیکھنے میں نہیں آرہے۔ این۔ جی۔ اوز ضرور اس کام میں ملوث ہیں اور کسی حد تک انہوں نے ایسے فلاجی سنٹرز بھی کھولے ہوئے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری اور اولین فرائض میں شامل ہے کہ وہ ایسے لوگوں کا بندوبست کرے۔ ان کے لئے ہاسپٹلز وغیرہ بنائے، اور ان کے لئے ہیلتھ کیئر سنٹرز بنائے اور میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب مجھ سے تنگ ہو رہے ہیں لیکن پھر بھی میں یہ استدعا کر رہا ہوں کہ جناب والا، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے آپ کی توجہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جرائم پیشہ لوگ بن رہے ہیں۔ انور کمال خان، میں تنگ نہیں ہو رہا ہوں لیکن کال اٹینشن کا جو مطلب ہے کہ اس پہ اتنی زیادہ Discussion نہیں ہوتی۔ میرے خیال میں ٹائم بھی کم ہے ورنہ میں تنگ نہیں ہو رہا ہوں۔

جناب انور کمال خان: میں سمجھتا ہوں کہ میں فضول بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے جی۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): جناب سپیکر! انور کمال کی یہ خوبی ہے کہ انہوں نے معاشرے کے ان لوگوں کی طرف توجہ دلائی ہے جس طرف بہت کم توجہ لوگوں کی جاتی ہے اور اس میں کیا تنگ ہے کہ اگر ایک آدمی ہیر و سنین کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کا نقصان ایک آدمی کو نہیں بلکہ پورے خاندان اور گاؤں کو ہوتا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ جب ایک آدمی نشے کا عادی ہو جاتا ہے تو خود اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ پھیل جائے اور باقی لوگ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو جائیں۔ اسلئے شروع ہی سے صوبائی حکومت نے خصوصاً جو ہمارے ویلفیئر کے منسٹر ہیں، حافظ حشمت صاحب، انہوں نے یہاں ایک ادارہ بنایا ہے اور انہوں نے ایسے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اس میں داخل کیا ہے اور اس کے لئے صوبائی حکومت نے بھی کچھ فنڈ زکوٰۃ کی طرف سے بھی تقریباً پچاس لاکھ روپے اس میں انہوں نے ڈالے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو لیکن وہ سنٹر ہمیں اعتراض ہے کہ چھوٹا ہے اور اس وقت جتنے لوگ شکار ہو گئے ہیں، وہ سارے اس میں نہیں آسکتے اس لئے خیبر ہسپتال کے جو انچارج ہیں۔ ایم۔ ایس ہیں، ان سے بات کی ہے کہ آپ اس میں ایک بلاک یا ایک وارڈ یا اس طرح کا ایک احاطہ خاص کر ایسے بیماروں کے لئے مختص کریں کیونکہ ایسے لوگ معاشرے کی

ہمدردی کے مستحق ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے، ایک خالص انسانی مسئلہ ہے اور ہم سب نے ملکر اس پہ کام کرنا ہے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ نے جو سوال اٹھایا ہے تو آپ ایک بار اس سنٹر کا بھی دورہ کر لیں جو اس مقصد کے لئے خاص کر بنایا گیا ہے۔ ہمارے جیلوں میں بھی اس کے لئے ایک انتظام ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ناکافی ہے۔ اور جیل میں جو لوگ جاتے ہیں تو اس کا ماحول وہی رہتا ہے اور کوئی خوش نصیب ہو گا جس کی وہاں پر اصلاح ہوگی۔ نشے سے نجات کی خاطر، بہر حال ہمارا عزم ہے کہ خیبر ہسپتال میں بھی اس کے لئے ایک انتظام کریں اور یہ جو سنٹر قائم کیا گیا ہے، ہماری منسٹری کا یہ ارادہ ہے کہ پہلے مرحلے میں جو ہمارے ڈویژن ہیں، ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں اس طرح کی سنٹرز قائم ہوں اور پھر اگلے مرحلے میں اضلاع کی سطح پر اس طرح کے سنٹرز قائم ہوں تاکہ جو ہیر و مین کے شکار شدہ لوگ ہیں، ان کا وہاں پر علاج ہو سکے۔

جناب انور کمال خان: بس تھیک دہ جی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: میں نے تو ایک چیز کی جناب سپیکر، نشاندہی کرنی تھی اور میں اپنا وہ فرض ادا کر چکا ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور: جی آپ کی بڑی مہربانی، اتنی مہربانی کرتے ہیں کہ ہم توبہ گار ہو جاتے ہیں اتنی لمبی تقریر سے کہ ہم نے یہ کونسیجین یا کال اٹنشن نوٹس کیوں دیا تھا؟

جناب انور کمال خان: اور باقی بشیر بلور کی باتوں سے ہمارا سر دکھتا ہے۔

(قہقہہ)

سینیئر وزیر: جو اقدامات ہم نے کئے ہیں اگر میں وہ بیان نہ کروں تو سوال کا جو جواب ہے، اس کا حق ادا نہیں

ہو پاتا۔

Mr. Speaker: Mr. Habibur Rehman Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No.508 in the House. Mr. Habibur Rehman Khan, MPA, please.

جناب حبیب الرحمن: مہربانی جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ ایک اہم قومی، فوری، اور مفاد عامہ نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا

چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 30 ستمبر 2003 کو محکمہ تعلیم سے متعلق پی ڈی ڈبلیو پی کی پہلی میٹنگ میں بونیر کی تقریباً ساری سکیمز Estimated Cost اور Criteria کو بہانہ بنا کر خارج کر دی گئیں۔ باوجود اس کے کہ ضلع بونیر کے ساتھ تعلیم اور خصوصاً خواتین کی تعلیم میں پہلے سے خاص ہدایات ہیں۔ اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، جناب سپیکر! وقت ڈیر نہ اخلم دا زمونہ سکیمونہ پہ صوبہ کبئی یعنی د ایجوکیشن د پی ڈی ڈبلیو پی ورومبے میتنگ دے۔ د دے ای پی ورومبئی میتنگ وو۔ پہ دیکبئی حالانکہ ما ڈیر لوئے کوشش کرے وو او زہ متعلقینو سرہ ملاؤ شوہی وومہ۔ سی پی او صاحب مہربانی کرے وہ۔ ہغہ ما تہ پہ میز باندی دا خبری کیبئو دے۔ ہغہ ما قائلہ کرے وو۔ یو Criteria پہ یو سکول باندی ہغہ او وئیل، د فیمیل ایجوکیشن بارہ کبئی پہ ہغہ وخت ہم ما وئیلی وو چہ مونہ ہسپی ہم پہ میل ایجوکیشن کبئی ہم، خو پہ فیمیل ایجوکیشن کبئی د پیبئو Criteria تاسو پہ بونیر باندی لاگو کوئی نو دا پاخہ لیکلی خان سرہ او کرئی چہ پہ بونیر کبئی بہ یو سکول ہم پہ Criteria باندی نہ Upgrade کیری۔ ہغوی زما سرہ پہ ہغہ وخت باندی Agree شوہی وو، پہ دریو سکولونو کبئی یو Criteria تاسو Relaxation پارہ Ground برابر کرئی، بل سکول ہائیر سیکنڈری سکول دے، د ہغی ئے او وئیل چہ د ہغی Estimated Cost ڈیر زیات دے۔ ماور تہ دا عرض او کرو چہ پیسے مونہ سرہ پہ دیکبئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمن خان! ستا پہ خیال کبئی۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمن: دے لہ زہ راخمہ لنہ وایمہ، لنہ وایمہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ کہ تقریر پرے کوے، کال اپنشن نوٹس دے، توجہ د کومے خبری ذکر چہ تا پکبئی کرے دے، ہغہ او شو، اوس مطلب دا دے۔ اوس د منسٹر جواب واورہ۔ وروستو Resolution راروان دی۔

جناب حبیب الرحمن: زہ منسٹر صاحب تہ تجویز وروکومہ چہ د سی پی او سرہ د ما کبئینو دوئی بہ راسرہ وی۔ کہ ما قائلہ نہ کرل زہ بہ دا ٹول خپل سکیمونہ واپس کرے۔ کہ ما قائلہ کرل نو بیا بہ زما سکیونہ کوی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔



سراج الحق (سینیئر وزیر): صحیح دہ زہ د بشیر بلور صاحب پہ احترام کبھی جواب ور کوم چہ زہ د دہ پہ توجہ بانڈی بہ عمل کومہ۔

جناب حبیب الرحمن: زما جواب ہغوی او نہ کرو سپیکر صاحب، ہغہ خوزما د خبری جواب او نہ کرو۔

جناب سپیکر: اوئے کرو کنہ، چہ بہ کیننو او مطلب دا دے چہ خبرہ بہ او کرو کنہ۔  
جناب حبیب الرحمان: تھیک شو۔

### قراردادیں

جناب سپیکر: او کنہ د بشیر بلور صاحب پہ تجویز بانڈی ئے عمل او کرو کنہ۔ نیکسٹ آئیم ریزولیشن: قرارداد نمبر 39 جناب عبدالماجد خان صاحب۔ (Absent, it lapses) قرارداد نمبر 47 جناب فرید خان صاحب، (Absent, it lapses) قرارداد نمبر 54 جناب زرگل خان صاحب (Absent, it lapses) قرارداد نمبر 59 جناب عبدالرحمن صاحب، رکن صوبائی اسمبلی، مولانا عبدالرحمن صاحب۔

مولانا عبدالرحمن: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ دروش گروڈ سٹیشن ضلع چترال سے ملحقہ دیہاتوں کو بجلی کی ترسیل کا جو کام جاری ہے وہ نہایت ناقص ہے، لہذا حکومت مذکورہ کام کانوٹس لے۔ نیز کھمبوں کی کمی کو پورا کیا جائے"

جناب سپیکر: مولانا عبدالرحمن صاحب چہ کوم قرارداد پہ ایوان کبھی پیش کرے دے د ایوان نہ دا رائے اغستہ شی چہ دا قرارداد، تاسو خہ وئیل غوبنتل غواری کہ نہ۔ (تہقہ) کہ زہ ئے ہاؤس تہ Put up کر۔

آوازیں: Put up ئے کر۔

جناب سپیکر: دا قرارداد د پاس کرے شی، شوک چہ د دہ پہ حق کبھی دے، ہغہ دے پہ "ہاں" کبھی جواب را کری او شوک چہ د دہ پہ مخالفت کبھی دے، ہغہ دے پہ "ناں" کبھی جواب را کری۔

جناب سپیکر: قرارداد متفقہ طور پاس شو۔ قرارداد نمبر 62 جناب عتیق الرحمن صاحب۔

(Absent, it lapses) قرارداد نمبر 63 جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو دوبارہ ملازمت پر نہ لیا جائے۔ نیز ایسے لئے گئے تمام ملازموں کو فوری طور پر ملازمت سے فارغ کیا جائے تاکہ صوبے میں مستحق بے روزگار لوگوں کو ملازمت کے مواقع فراہم کئے جائیں۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by Honorable Member, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

جناب خلیل عباس خان: سراج الحق صاحب ورسره مخالفت اوکرو۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Resolution No 64 Mr. Muhammad Ameen Sahib.

جناب محمد امین: جناب سپیکر صاحب! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی ٹی وی پر پیش کئے جانے والے پروگراموں کو قومی تہذیب، ثقافت اور مذہبی روایات کے مطابق بنائے تاکہ قومی یک جہتی اور اسلامی نظریہ کو فروغ حاصل ہو سکے"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes'. And those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. Resolution No 65 Syed Muhammad Ali Shah. Absent Lapsed, Resolution No 260 Raja Faisal Zaman Sahib. Absent Lapsed, Resoulation No 289 Mr. Basheer Ahmad Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: ڍیره مہربانی سپیکر صاحب۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پشاور شہر میں پانی کا مسئلہ روز بروز سنگین صورت اختیار کر رہا ہے اور ہر سال پانی کی سطح کم ہوتی جا رہی ہے۔ شہر کے تمام لوگوں کو پینے کا پانی ٹیوب ویلوں کے ذریعے سپلائی کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بجلی کے بلوں میں اور مینٹی نینس پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ لہذا حکومت پشاور شہر کے لئے پینے کا پانی ورسک ڈیم سے سپلائی کرنے کے اقدامات کرے۔  
جناب انور کمال خان: جناب! اگر ورسک ڈیم سے نہیں ہو سکتا۔ تو کالا باغ ڈیم سے ضرور کیا جائے۔

(تہقیر)

Mr. Speaker: With amendment (Laughter)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

جناب بشیر احمد بلور: نہیں سر! یہ لوگ غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی "نو" نہیں کہا، آپ نے "نو" کا کہا، انہوں نے "نو" نہیں کہا It is

-unanimous

جناب بشیر احمد بلور: میری بات سنیں، اس میں "نو" کی کیا بات ہے؟ میں۔۔۔

جناب سپیکر: Again put up کرونگا۔

جناب بشیر احمد بلور: میں ایک عرض کرتا ہوں۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میری اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ حکومت اس سلسلے

میں ورسک ڈیم سے، اس دن وزیر اعلیٰ صاحب نے شہریوں کی جانب سے جو ایک استقبالیہ دیا تھا، اس میں

بھی تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ (مداخلت) پلیز، میری بات پوری ذرا

اگر سپیکر سن لیں، تو انہوں نے اس میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم یہاں پر چونکہ ٹیوب ویل کے نیچے سے پانی کی

کمی ہو رہی ہے۔ زیر زمین پانی کے ذخائر کم ہو رہے ہیں اور اب وہاں سے کچرا آنا شروع ہو گیا ہے۔ لہذا ہم

اس چیز کو یقینی بنا رہے ہیں کہ ورسک ڈیم سے یہاں پانی مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر: تو اس میں کیا ہے؟

(شور)

جناب بشیر احمد بلور: وزیر صاحب کو یہ بھی علم نہیں ہے کہ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو Request کی تھی۔ انہوں نے اے ڈی پی میں اسکو فریبلٹی کے لئے پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعلان بھی کیا، ہم کہتے ہیں کہ آپ کریں تو آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: the 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

جناب بشیر احمد بلور: زہ مشکور یمہ چہی دوی دا ہم Unanimously پاس کړو۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 290 مشتاق احمد غنی صاحب۔ (Absent, it lapses)۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر! اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قرارداد نمبر 305 مولانا نظام الدین صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: سر! اس لئے انہوں نے Application دی تھی کہ قاضی محمد اسد میری طرف

سے یہ قرارداد پیش کریں۔ By mistake ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: Written ہے؟

قاضی محمد اسد خان: دیا ہے جی انکو کل دیا تھا۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

قاضی محمد اسد خان: میں پڑھ لوں گا۔

Mr. Speaker: Jee. Qazi Muhammad Asad Khan Sahib on behalf of Mushtaq Ahmad Ghani Sahib.

قاضی محمد اسد خان: بسم الله الرحمن الرحيم۔ قرارداد نمبر 290۔

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہری پور میں واقع دکانات جو کہ مرکزی محکمہ اوقاف کی ملکیت ہیں، کو نیلام نہ کیا جائے اور ان پر قابض کرایہ داروں کو بے دخل اور بے روزگار نہ ہونے دیا جائے بلکہ ان دکانوں کو مناسب شرائط پر موجودہ دکانداروں کو منتقل کیا جائے کیونکہ یہ لوگ عرصہ پچاس سال سے کرایہ ادا کر رہے ہیں۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the resolution moved by Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

قاضی محمد اسد خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں مشتاق غنی جو اس وقت بیمار ہیں کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اللہ ان کو صحت یابی نصیب کرے۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! کل میں نے دعا کے لئے کہا تھا تو یہاں پہ لوگوں نے کہا تھا کہ دعا نہیں کرنی چاہیے۔ ہم مردہ لوگوں کے لئے تو کرتے ہیں، ایک زندہ ہمارا دوست، جو بڑا بیمار ہے تو اس کے لئے دعا نہیں کرتے میرے خیال میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: قرارداد۔۔۔

جناب محمد اسد خان: سپیکر صاحب! تاسو 290 تہ لاری، دا 251 درنہ پاتے شو۔ زما یو قرارداد دی، 251 نمبر دے۔

جناب سپیکر: دا شتہ؟

جناب محمد اسد خان: شتہ دے جی ما تہ دغہ۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ، دا شتہ، ایجنڈے والا ختم شی بیا بہ دا واخلو۔ قرارداد نمبر 305 منجانب مولانا نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی آئی اے نے رمضان المبارک کی آمد سے قبل عمرے کے عازمین کے لئے فی ٹکٹ دس ہزار روپے کا جو اضافہ کیا ہے، اس کو فی الفور واپس لیا جائے کیونکہ دیگر ممالک سفر کرنے والوں کے لئے کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

مولانا نظام الدین: شکر یہ جی۔

Mr. Speaker: Next, Resolution No. 306. Mr. Bashir Ahmad Khan Bilour, MPA to please move his resolution No. 306 in the House. Mr. Bashir Ahmed Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! زہ ستاسو ڊیر زیات مشکور یمہ۔ قرارداد نمبر 306 "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے صوبوں کو صوبائی خود مختاری دی جائے اور مرکز کے پاس صرف چار محکمے ہوں، مواصلات، کرنسی، خارجہ، دفاع اور باقی تمام محکمے صوبوں کے حوالے کئے جائیں۔

جناب انور کمال خان: جناب اس میں یہ عرض ہے کہ اگر یہ آئین میں ترمیم کی بات کرتے ہیں تو وہ دو تہائی اکثریت سے ہی ترمیم ہو سکتی ہے اب چونکہ مرکز میں دو تہائی اکثریت نہیں ہے، ویسے آپ ذرا اس میں یہ Amendment ضرور کریں کہ آپ سفارش مرکز کو کریں لیکن جہاں تک آپ دو تہائی کے لئے ترمیم کی بات کرتے ہیں تو، That is just not possible because the Government does, not have two third majority.

جناب بشیر احمد بلور: میری درخواست یہ ہے کہ Two third majority مرکز کو چاہیے، ہم تو صرف سفارش کر رہے ہیں اور سفارش میں میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرے فاضل دوست کو میرے خیال میں یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم تو سفارش کرتے ہیں، سفارش تو۔۔۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: صوبے کی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں تاکہ آپ کو زیادہ سے زیادہ اختیارات ملیں اور آپ صحیح طریقے سے حکومت چلا سکیں۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! بشیر بلور صاحب نے بالکل ٹھیک نکتہ اٹھایا ہے اور قرارداد بالکل ٹھیک ہے اور جو انہوں نے کہا ہے، یہ بات درست ہے کہ وہاں پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں مرکز سے Relevant ہے، وہ وہاں پہ۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: Relevant ہے لیکن سب سے مرحلے کے اندر مرکز نے جو Decision کیا ہے۔ Devolution of Power, Financial & Administrative power ابھی جو محکمے First Plan پہ، صوبے نے تو اپنے تمام محکمے Devolve کر دیئے ہیں Administrative and financial power to the district governments اور ابھی پہلے مرحلے میں کم از کم جو مرکز نے صوبوں کو اپنے محکمے Devolve کرنے ہیں جس طرح ایجوکیشن ہے، اس پہ آٹھ ارب روپے کا بجٹ کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: اس میں وہ سارے آتے ہیں نا۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کے اندر آجائے۔ پہلے وہ کر دیں۔

جناب سپیکر: آتے ہیں۔

(شور)

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member....

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! ضروری نکتہ ہے۔ بشیر بلور صاحب ہمارے محترم ہیں لیکن جناب سپیکر اگر ہم فیڈریشن کی بات کرتے ہیں تو فیڈریشن ایسی کوئی بھی نہیں ہے جس میں خزانے کا ذکر نہ ہو اور مجھے اس میں خزانے کا ذکر دکھائی نہیں دیتا۔ تو اگر وہ نہیں ہوگا تو پھر تو کنفیڈریشن ہوگی۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں خزانہ ڈالا جائے۔

جناب بشیر احمد بلور: کنفیڈریشن اور فیڈریشن کی بات نہیں ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں کرنسی اور ہے۔ کرنسی اور ہے خزانہ اور ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو کرنسی اور چیز ہے اور خزانہ اور چیز ہے۔

جناب سپیکر: تو اس میں Amendment اگر۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، اس میں کرنسی کی بات ہے خزانے کی بات نہیں ہے۔ آپ کو اس میں کیا اعتراض ہے؟ نہ کنفیڈریشن ہے۔ ہم تو چار یونٹس میں ایک فیڈریشن ہیں، کنفیڈریشن کی بات اس میں نہیں ہے، کنفیڈریشن کا لفظ اس میں نہیں ہے۔ صرف محکموں کی بات ہے کہ محکمے چاروں صوبوں کو دیئے جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! جب ہم کنفیڈریشن۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب یہ ہے کہ کرنسی کے لئے اس میں خزانہ ہونا چاہیے؟

جناب اسرار اللہ خان: جی، خزانہ اس میں ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: کرنسی کی بجائے؟

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! کرنسی سے تو سیٹ بینک مراد ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! کرنسی اور چیز ہے۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: کرنسی تو ہے۔ کرنسی کا مطلب سیٹ بینک ہے پلیز۔ میں Request کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کریں۔

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the resolution moved by Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)



Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر۔ جناب سپیکر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر! میں نے ایک توجہ دلاؤ نوٹس نیشنل بینک آف پاکستان کے حوالے سے دیا

تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

محترمہ نعیمہ اختر: اور اس کے بارے میں فیصلہ ہوا تھا کہ اسے قرارداد کی شکل میں پیش کیا جائے۔

Mr. Speaker: Mr. Arshad Khan MPA, to please move his resolution No. 251, in the House. Mr. Arshad Khan MPA please.

جناب محمد ارشد خان: مہربانی سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی اسمبلی سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ موجودہ قانون کے تحت سورج غروب ہونے کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے ایک طرف لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے تو دوسری طرف لو احقین تمام رات کرب و تکلیف میں گزارتے ہیں۔ جبکہ اسلام کے احکامات کی تحت لاش کو فوری طور پر دفنانا چاہیے۔ لہذا حکومت پوسٹ مارٹم کے پرانے طریقہ کار کو ختم کر کے رات کے وقت بھی پوسٹ مارٹم کی اجازت دے۔"

جناب بشیر احمد بلور: پہ 9 فروری باندھی زما ہم دغہ شان یو قرارداد و و خو ما تہ آفس والو لیتیر لیکلے دے نہ پوہیہرم چہ دا د سیکر تیری صاحب پہ Knowledge کبھی شتہ او کہ نہ۔ چہ دا قرارداد ستاسو راغلو خو مونبرہ درتہ وایو چہ حکومت خپلہ فیصلہ او کرلہ چہ د شپے ہم پوسٹ مارٹم کیدے شی۔ نو پتہ نہ لگی چہ زما ہغہ قرارداد تاسو ما تہ خنگہ واپس کرلو؟ دا لبر معلومات کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: دا خو بہ اسمبلی سیکریٹری تہ پتہ وی۔

جناب بشیر احمد بلور: ما تہ واپس راغلی و و In writing کبھی۔ ما پہ 12 فروری باندھی دا قرارداد ورکھے و و او بیا پہ فروری کبھی یو ہفتہ پس واپس د ہغی

جواب ملاؤ شو چي دا حڪومت فيصله اوڪرله چي د شيے به هم پوسٽ مارٽم  
ڪيري۔ اوس حڪومت به ئے او بنائ چي ڪيري او ڪه نه ڪيري؟

جناب خالد وقار ايڏوڪيٽ: سڀيڪر صاحب! زه د دي په Favour ڪنبي يو خبره ڪول  
غوارمه جي۔ زه د ارشد خان د دي قرارداد حمايت ڪومه جي ولې چي دا قانون  
د نن نه تقريباً ڇه سل ڪالهه مخڪنبي جوڙ شوې دے جي چي هغه ٽائم ڪنبي دا  
مراعات او دغه نه وو جي۔ نو اوس ڪوم لواحقين چي وي، هغوي ته تڪليف وي۔  
مرده ڳان چي ڪوم دي، هغه په دغه ڪنبي پرا ته وي نوزه د دي خبري Favour  
ڪوم چي د شيے هم پوسٽ مارٽم ڪيدلے شي ولې چي هغه Facilities نن سبا ٽول  
موجود دي۔

جناب سڀيڪر: يو خود بشيرا احمد بلور صاحب خبره ده چي زما دا شان ريزليوشن وو،  
داسي نو ڪه تاسو دا وائے چي هغه دے سره Joint شي نو بيا خو به دا Pending  
وي۔

جناب بشيرا احمد بلور: هغه ما ته Assembly in writing راکرے دے چي دا فيصله  
حڪومت ڪرې ده چي پوسٽ مارٽم به اوس د شيے هم ڪيري۔ I don't  
-----know

جناب سڀيڪر: نو حڪومت دے خپل موقف -----

جناب عبدالاکبر خان: نه جناب سڀيڪر، دا خود هغوي قرارداد دي، تاسو په ايڄنڊا  
باندي راوستے دے۔ بشيرا خان خود خپل قرارداد باره ڪنبي خبره ڪوي ڪنه۔ د  
هغوي قرارداد خوبه تاسو ووت ته اچوئ۔

جناب بشيرا احمد بلور: دا خوبه Unanimously pass شي خودا خبره ڪومه چي زما  
قرارداد تاسو ولې Kill ڪرو؟ زه دا ريكويسٽ ڪومه چي سباله د دفتر والا نه  
دا ٽپوس او ڪري۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسيني: بهر حال هغه قرارداد ڪه د بلور صاحب وي او ڪه د اسرار  
صاحب، د ارشد صاحب وي، سڀيڪر صاحب، دا ضروري دے، انتھائي ظلم مونڙ  
سره ڪيري۔ خلقو ته دير بے انتھا تڪليف دے د دي د وجے نه۔ مونڙ ٽول، زه دا

امید لرمہ چچی تاسو ٲول به د دې تائید او کړئ، هغه که د بشیر بلور وی او که د ارشد خان۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that, the resolution moved by honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Dr Zakir Shah, MPA to please move his resolution No 253 in the House. Dr Zakir Shah MPA please. (Absent, it Mr. Nadir Shah, MPA to please his resolution No 263 in the House, Mr Nadir Shah MPA please.

جناب نادر شاہ: شکر یہ جناب سپیکر! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حالیہ ژالہ باری سے ضلع مردان اور چارسدہ میں تمباکو کی فصل کو نقصان پہنچ چکا ہے۔ چونکہ ہر سال وفاقی حکومت کو تقریباً 20 ارب روپے کی آمدنی تمباکو کی مد میں ملتی ہے، لہذا وفاقی حکومت اس آمدنی میں سے 2% رقم صوبائی حکومت کو فراہم کرے تاکہ نقصانات کا ازالہ ہو سکے۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by-----

(Interruption)

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Moved by Honourable member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما یو معصوم غونڈی قرارداد دې، تاسوما ته سحر وئیلی وو چچی دا بیا پیش کړئ۔ کہ تاسوما ته اجازت را کړو۔

جناب سپیکر: بیا یو قرارداد را وړه کنه د دې په باره کښې جی۔

جناب عبدالاکبر خان: دایو قرارداد دې جی کہ تاسو ما ته اجازت راکړو، بس دایو قرارداد دې جی

جناب سپیکر: اجازت دے۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی وساطت سے مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ غازی بروتھا پراجیکٹ کی وجہ سے اس صوبے کو کافی نقصان ہوگا۔ بیس کلومیٹر کینال سات کلومیٹر جھیل اور ہیڈور کس صوبہ سرحد میں واقع ہیں اور پچاس کلومیٹر کادریا سردیوں کے دنوں میں خشک رہے گا اس لئے جس طرح منگلا ڈیم کو اونچا کرنے سے آزاد کشمیر کو پندرہ پیسے فی یونٹ دینے کا وعدہ ہوا ہے، اس لئے ہمارے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹوٹل چودہ سو پچاس میگا واٹ میں سے چار سو میگا واٹ کی بجلی ہمارے صوبے کو مفت فراہم کی جائے۔ تاکہ ہم دریائے سندھ سے اپنے حصے کے پانی کو اس بجلی سے مفت لفٹ کرا کر لاکھوں ایکڑ بنجر زمینوں کو آباد کر سکیں اور لاکھوں لوگوں کو روزگار دلا سکیں۔"

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور! یہ دے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! ما د دې نه مخکېني تقريباً دا دوه مياشته او شوې چې ما هم دا شان قرارداد ورکړه دے او پرون په اخبار کېني هم راغلي وو چې ما دا ورکړه دے نو پکار داده چې زما هغه ورسره هم Include کړه شی۔

جناب سپیکر: The Same قرارداد؟

جناب بشیر احمد بلور: جی، Same قرارداد ما هم ورکړه دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی دوی خو پکېني د پیسو خبره کړې ده، ما خو پکېني د پیسو خبره نه ده کړه۔

جناب بشیر احمد بلور: زما قرارداد کېني دا دی چې کوم دا غازی بروتھا چې دے دا څنگه چې تاسو منگلا ڈیم ته پیسے ورکوي، دغه شان د هغې چې کومه رائلتي ده په هغې کېني د زمونږ صوبے ته هم ملاو شی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ماخو جی د پیسو خبره نه ده کړې۔ زما قرارداد کښې خود پیسو ذکر نشته۔ د دوی قرارداد خودا دے چې مونږ ته 1/4 حصه ملاو شی۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب دا دے که تاسو دواړه دا جائنت کړئ نوڅه دغه خونشته دے؟

جناب عبدالاکبر خان: نه جی بیا خوبه زما د قرارداد مقصد ختم شی۔ بیا خوبه دا وی خه یا پیسه را کړئ یا بجلی را کړئ۔ زه خو پیسه نه غواړمه، زه خو بجلی غواړمه۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا عرض دے جی چې دا تهپیک ده۔۔۔۔

جناب جمشید خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب بشیر احمد بلور: دا تهپیک ده چې دے غواړې، هغه خبره بیله ده۔ د دې خو مونږ ته د تربیلے نه هم چارانه کړل۔ زما دا مقصد، تهپیک ده او تهپیک خبره ده۔ زما دا درخواست دے چې زما هغه قرارداد هم راغله وو نو د هغې قرارداد هغه اهمیت بیا کم شی چې یو قرارداد پاس شی۔ چې دواړه راغله وو نو بیا به بڼه وه جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! زما قرارداد دې تاسو مهربانی کړې ده که ووت ته ئے واچوئ نو بڼه به وی۔

جناب سپیکر: نه که۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما د قرارداد نوعیت بالکل مختلف دے۔ د دوی ځان له قرارداد دے، زما ځان له دے۔ د دوی خودا دے چې ما له د د هغې په Net profit کښې حصه را کړی، زه خود د Net profit خبره نه کومه۔ زه خو صرف دا وائیمه چې چارسو میگاوات بجلی د مفت را کړی چې مونږه د خپلے حصے اوبه لفت کړو او سدرن ډسټرکټس ته د هغې نه اوبه ورکړو۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سر! پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی بیا خو۔۔۔۔

جناب جمشید خان: تاسو Rules Suspend/کړل او دا قرارداد مو راوستو؟ داخو په Agenda باندې نشته دے جی۔

جناب سپیکر: کوم؟

جناب جمشید خان: دا دوی چہ کوم پیش کرلو دوی چہ کوم پیش کرلو نو دا خو پہ  
ایجنڈا نشتنہ دے بیا خو جی زمو نبرہ ہم قرار داد ونہ دی۔۔۔

(تالیاں / قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! تاسو کہ دوی له اجازت ور کوئی نو دوی له ہم  
ور کرئی۔ ماخو خہ نہ دی وئیلی۔ او تاسو اجازت ور کرئی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member Abdul Akbar Khan, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The House is adjourned till 10:00 am tomorrow morning.

---

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 3 اکتوبر 2003ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)